

پہلے دیکھنے



عبدالستار قیصر

پیشی کتب خانہ فیصل آباد - لاہور

پنجابی نعت و منقبت داسوہنا مجموعہ

مدینے دے سفر

عبدالستار قیصر

پشتی کتب خانہ

ارشاد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد سٹا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

0300 7681230 0300 6674752

سارے حق ناشری

مدینے دے سُننے	کتاب داناں
عبدالستار قیصر	لکھاری
دسمبر 2014	پہلی وار
چشتی کمپوزرز 03226232632	کمپوزنگ
صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی	چھاپن ہار
محمد سنین حیدر	ٹائٹل
1.	ہدیہ

ملنے کے پتے

ڈائریکٹر خرم شہزاد یشفا کالج مرید والا۔ کنگڈم کالج حمید آباد ماموں کابنجن
 چشتی لائبریری احمد نگر روڈ وزیر آباد۔ لائبریری ٹریول ایجنسی ماموں کابنجن
 عبدالستار قیصر قادری 03346391571 عبدالمتار حسن قادری ماموں کابنجن 03006613871
 الحاج راؤ ابراہیم مدینہ منورہ 00966503311781 الحاج ناصر مدیم دینی 00971508612265
 محمد شبیر مرزا مسقط 0096896424331 چوہدری سرفراز محبوب کویت 0096597678270
 میاں شاہد قمر بحرین 0097335172630 محمد فاروق اعوان مکہ مکرمہ 00966580145073
 حاجی شبیر حسین سکاٹ لینڈ 00447971727807 میاں محمد عامر جاوید دینی 0097150855452
 علامہ رانا نفیس کراچی 03008101068 ملک لیاقت سعودی عرب 00966596122191
 راؤ ریحان اسحاق ملتان 03200601801 چوہدری حاجن ایس ہانوا اسلام آباد 03312840367
 شیخ عمران ممتاز ہمدرد کتب خانہ لاہور 03245050361 علامہ ڈاکٹر سید منہاج الحسن گوجرانوالہ 03009647543
 فیضان شفقت البرکت ٹریول ایجنسی لاہور 03215557671 حاجی شاہد عمران 03007728406

انتساب

مدینہ طیبہ دے سَفَنے

دیکھن والیاں

دے ناں

ابوالحسن عبدالستار قیصر

نذر

قاسم فیضانِ صائم، شبیبہ صائمہ حضرت

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی مدظلہ العالی

و

تاجدارِ موہڑہ شریف پیر طریقت رہبر شریعت

اولیاء بادشاہ فاروق نقشبندی مدظلہ العالی

دی خدمت وچہ

ابوالحسن عبدالستار قیصر

تعارفی خاکہ

ابوالحسن عبدالستار قیصر قادری چشتی

نام

نظام الدین

والد کا نام

صاحبزادہ طاہر علاؤ الدین گیلانی بغدادی

نسبت

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

تلمیذ

20 مئی 1968ء

پیدائش

ایم اے (ایجوکیشن، اسلامیات، اردو)

ایجوکیشن

ایم بی ای، بی ایڈ، ایم ایڈ، بی یو ایم ایس

پروفیشنل ایجوکیشن

نعتیہ مجموعہ یادِ بطحا، بہارِ نسبت نعت منقبت

کتب

تجلیاتِ حرا (اردو نعت) حمد رب کرتے رہو،

غیر منقوٹ حمد باری تعالیٰ، مہر مشتاق، بوستانِ دائم الحضور، گلستانِ دائم الحضور

عظمتِ ماں، برائٹ انگلش گرامر ملٹی پل ESSAY WRITING

تدریسی خدمات کوآرڈینیٹر و یمن لیگ منہاج القرآن مامون کابنجن۔

پرنسپل: المختار ایجوکیشنل اکیڈمی ماموں کابنجن

صدر: بزمِ صائم انٹرنیشنل (ماموں کابنجن)

ریسرچ سکالر: صائم چشتی ریسرچ سینٹر فیصل آباد

مینیجنگ ڈائریکٹر: کنگڈم کالج ماموں کابنجن

لیکچرار: یثفا کالج شعبہ اسلامیات مرید والا

فہرست

- 11 دیباچہ
- 24 جناب قیصر کے صدقے واری
- 31 غیر منقوٹ تاثرات
- 33 اقلیم سخن کا قیصر
- 35 رباحمد کراں میں تیری
- 41 جیہڑے بیسن سُننے ویکھے طیہ دے
- 43 اودکھیاں دے دکھاں دی کامل شفااے
- 46 جہڑے ویکھ آئے اونوری نگینہ
- 48 مدینہ یاد آوے گا میں کلّیاں بہہ کے رولاں گا
- 50 سْتے لیکھ جگائے کملی والے نیں
- 51 چن نہ جھلے رُوپ مری سرکاردا
- 52 اپنے قدماں پچ سوہنیا بلا لے تے ساہواں داوساہ کوئی نیں

- 54 مدینے چ لائے بہاراں نے ڈیرے
- 56 جھولی کرناں تنگ مدینے
- 58 سوہنیاں آواں شہر مدینے
- 60 قرارِ ملدا اے طیّبہ چ بے قراراں نُوں
- 62 سوہنیا محفل دے وچ آجا
- 64 کرم کروا ہمیشہ طیّبہ والا
- 66 طیّبہ دے وچ در رحمت دا اُگھلا رہندا
- 68 حبیبِ خُدا توں زمانہ پل دا اے
- 70 جدوں عرض ہووے منظور
- 73 دو جگ دے والی بانڈی ہاں تیری
- 75 میں ہر دم کراں التجا کملی والے
- 78 اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد
- 79 سارے نبیاں دے سُلطان سارے نبیاں دے سلطان
- 81 آقا دا آیا اے میلاد آؤ سارے خوشیاں منائیے
- 84 دنیا دے فکر مکائیے آؤ شہر مدینے جائیے
- 86 نین نشیلے زلفاں وچ خماری اے

- 88 سب توں اُچی شان کملی والے دی
- 89 جنہاں نوں حضور داپیار مل جاوے گا
- 91 اڈیک چ سینے تے اکھیاں نوں ٹھاراں روروکے
- 93 پوریاں ہوون دُعاواں آقا
- 95 خدادے پیار یاسن زاریاں نوں
- 97 جس نوں شہر مدینہ ملیا
- 99 رنگارنگ بہاراں اوتھے
- 101 جو سُننے ویکھے طیبہ دے اوہدی تعبیر مل گئی اے
- 103 پاک نبی داناں ایس سوہنا
- 105 جیہڑا پڑھدا نعت نبی دی اوہدا کم بن جاوے
- 107 کردے سوہنیا معاف قصور
- 109 کردی رحمت اے چھاواں مدینے دے وچ
- 111 رب کرم کمایا اے (مدنی ماہیا)
- 113 رحمت جھولی پاوے آقا
- 115 رب دا ایس پیارا دلدار سوہنیا
- 117 محبوب مٹھل من ٹھار دیاں

- 118 رب دے نور دے جلویاں وچ نگینہ ایں
- 120 جھولی میری بھر دے سوہنیا محبوبا
- 121 جگ سارا صدقہ کھاندا میرے حضور دا
- 122 سرکار دے بوہے تے جھکدے نیں چین تارے
- 124 جے کر کرم کرو سرکار
- 126 اورب دایا ریگانہ ایں
- 128 پئے گئی جدائی اج ہوئیاں تیا ریاں
- 130 چمکدا اے جتتاں دے نصیب داستارہ
- 132 مدینہ سارا نور اے
- 133 آئے دھرتی دے نبی کریم اُتے
- 135 صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھئے صلِّ علیٰ
- 139 اے حلیمہ تیری قسمت ترے گھرتے
- 141 جدوں آمنہ بی بی دا چن چڑھیا
- 144 اللهم صل علی سیدنا و مولانا محمد
- 145 مناقب
- 146 جدوں ناں میں علی دالیناں واں

- 148 جدوں غوث پاک داناں لئیے اودوں ڈُبا بیڑا تر جاندا
- 149 میرے شاہِ غوث جیلانی دادو عالم وچ اجارہ اے
- 153 کوئی کوٹھی نہ بنگلہ نہ کوئی بادشاہ رہناں
- 156 اے باغ دے مالی آجا
- 159 آساں دلِ پچ اتار لئی تصویر تری صائم
- 161 میں ہاں درتے کھڑا اولیاء بادشہ
- 164 صدقے واری جاواں مرشد آجاویں
- 165 رنگلا اے بنگلہ سوہنے سید شہیر دا
- 169 جس دل تے طاہر نظر کرے او دل ویران نہیں ہو سکدا

دیباچہ

نعت کی پُر خار اور انتہائی نازک وادی سے گزرنے کے لئے ادب کو ملحوظِ خاطر رکھنا انتہائی ضروری ہے نعت گو شاعر کو علومِ قرآن اور علومِ حدیث سے بھی واقفیت ضروری ہے۔ صدیقین، شہداء، صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، اولیائے کرام اور مشتاقانِ شمعِ نبوت کے حالات و واقعات کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

عہدِ نبوت سے لے کر آج تک جتنے شعرائے کرام گزرے ہیں جن کے کلام کو شرفِ قبولیتِ عامہ حاصل ہوا ہے لطف کی بات یہ ہے کہ ان میں بیشتر حضرات وہ ہیں جنہوں نے نہ صرف قرآن و حدیث کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا بلکہ ان کی پوری زندگی تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں ڈھلی ہوئی ہے ان میں سے معروف شعرائے کرام کے اسماء گرامی مع نمونہ کلام حسبِ ذیل ہیں!

(۱) صحابی رسول حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں!

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(۲) تاجدارِ مصر امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۳) مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ قلم طراز ہیں!

مثنوی و مولوی و معنوی

ہفت قرآن در زبانِ پہلوی

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

(۴) مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے!

منم ادنیٰ ثناخوانِ محمد

غلامِ از غلامانِ محمد

محمد است مہمانِ خداوند

دو عالم است مہمانِ محمد

(۵) مولانا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ
 كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتُ جَمِيعُ خِصَالِهِ
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(۶) لطف بدایونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

رُخِ مِصْطَفَى هُوَ وَهُوَ آئِينَہ كِه اِب اِيَا دُوسرَا آئِينَہ
 نِه هِمَارِي بَزْمِ خِيَالِ مِيں نِه دُوكَانِ آئِينَہ سَازِ مِيں
 (۷)

اَدْبِ گَاہِيسْتِ زِيَرِ آسْمَاں اَزِ عَرشِ نَازِكِ تَرِ
 نَفْسِ گَمِ كَرُودِ مِي آيِدِ جَنِيْدِ بَايَزِيْدِ اِيخَا
 (عزّت بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

(۸)

اَدَا هُو شُكْرُ كِيَا خَالِقِ كِي اِس بِنْدِه نُوَازِي كَا
 كِه نُوْرِ ذَاتِ كُو بَخِشَا شُرْفِ حُسْنِ مَجَازِي كَا
 رُخِ اَحْمَدِ وَهُوَ آئِينَہ هِي شَانِ بِي نِيَازِي كَا
 كِه جِس كِي بَعْدِ فَنِ هِي خَتْمِ هِي آئِينَہ سَازِي كَا
 (منور بدایونی)

(۹)

غالب، ثنائے نواجہ بہ یزداں گدا شتیم
 کاں : ات پاک مرتبہ دان محمد است
 (مرزا اسد اللہ خاں غالب)

(۱۰)

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
 نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
 (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۱)

قل کہہ کے اپنی بات بھی لب سے ترے سنی
 اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

(۱۲)

نگاہ عشق ڈھونڈ لیتی ہے پردہ میم کو اٹھا کر
 وہ بزمِ یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر
 بہارِ جنت کو کھینچتا تھا مجھے مدینے سے آج رضواں
 ہزار مشکل سے اس کو ٹالا ہے بڑے بہانے بنا بنا کر
 (ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۳)

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو
(مولانا ظفر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۴)

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساءِ حسین و حسن مصطفیٰ علی
(بیدم وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۵) حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

(۱۶) پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مجھ پہ بھی چشمِ کرم اے میرے آقا کرنا
حق تو میرا بھی ہے رحمت کا تقاضا کرنا
مجھ پہ محشر میں نصیر اُن کی نظر پڑ ہی گئی
کہنے والے اسے کہتے ہیں خدا کا کرنا

(۱۷) سیماب اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

خراب فرطِ عمل ہو نہ جائے اے سیماب
اسے جنابِ رسالت مآب دیکھیں گے

(۱۸) اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشین ہے
ملتا نہیں کیا کیا بن مانگے ترے در سے
اک لفظ نہیں ہے جو ترے لب پہ نہیں ہے

(۱۹) علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تُو شاہِ خُوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا
ہے تُو بھی صائم عجیب انساں کہ روزِ محشر سے ہے ہراساں
ارے تُو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

(۲۰) صاحبزادہ محمد لطیف ساجد

یادِ محبوب میں گم رہتا ہوں آپ کی یاد سے اس دل میں اُجالا ہوگا
وہ مرے خواب میں جب آئیں گے حالِ دل میرا بھی پھر دیکھنے والا ہوگا

(۲۱) تبسم قادری

پہلے درود پاک قلم پہ میں دم کروں
پھر مصطفیٰ کریم کی مدحت رقم کروں
دُوری سے لے چلے جو حضوری میں آپ کی
وہ نعت کاش ہدیہ شاہِ اُمم کروں

(۲۲) منظر پھلوری

سلام اے موسمِ گل کی ہواؤں کی عطا والے
مسلل حوصلوں والے کرم کی ہر ادا والے

(۲۳) عبدالمختار حسن قادری چشتی قلندری

سیدی یا مرشدی عارف کی اُونچی شان ہے
آلِ نادر شاہ پر خلقت سبھی قربان ہے
وادی سیون میں جاری فیض ہے آؤ چلیں
بن گیا ہے وہ سخی جو آپ کا مہمان ہے

الحاج ناصر ندیم برادران نے تجلیاتِ حرا کی اشاعت سے اہلِ محبت

کے قلوب میں ایک عشق و محبت کی لہر پیدا کر دی۔

رانا محمد شبیر خاں سماجی و سیاسی رہنما نے اس کتاب کو دیکھ کر اپنے تمام

مستقبل کے عزائم کو دین متین کی خدمت کے لئے خود کو ڈھال لیا ہے اور وہ چار

افراد سمیت مدینہ منورہ حاضری کے لئے ماہِ ربیع الاول میں جارہے ہیں۔
 مختلف نعتیہ کتب کی اشاعت کے بعد اب عاشقانِ مصطفیٰ کی خدمت میں جو
 کتاب پیش کی جا رہی ہے جس کا نام میرے استاد گرامی محترم صاحبزادہ محمد
 لطیف ساجد چشتی نے تجویز کیا ”مدینے دے سُننے“

”عظمت ماں“ کتاب کی سعادت ہمارے علاقہ کی معروف ثناخوان
 منہاجِ ویمین لیگ مامون کا نجن کی ناظمہ رانا ثمینہ یوسف حاصل کر چکی ہیں یہ
 کتاب بھی اشاعت کے آخری مراحل میں ہے۔ زیر اشاعت کتاب
 مناقبِ اولیاء بادشاہ فاروق تاجدار موہڑہ شریف کے لئے رانا سمیع اللہ ولد
 الحاج رانا لیاقت علی کوشاں ہیں۔

”مدینے دے سُننے“ پنجابی کلام کی اشاعت کا سہرا، ہمارے علاقہ کی
 سابقہ لیڈی تحصیل کونسلر محترمہ حاجن ثریا بیگم کے سر ہے جنہوں نے اپنے فرزند
 ارجمند میاں عامر ولد حاجی محمد اکرم جاوید کو حکم دیا کہ اس کتاب کی اشاعت کی
 سعادت حاصل کریں اور عاشقانِ ساقی کوثر کو یہ کتب بطور تحائف دی
 جائیں۔ میاں عامر جاوید اُس عظیم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس میں اولیاء
 اللہ پیدا ہوتے رہے ہیں پیر طریقت رہبر شریعت بابا بوٹے شاہ، بابا
 سائیں رحمت علی شاہ وغیرہ۔

تمام قارئین نعت سے ملتمس ہوں کہ میاں عامر جاوید کے لئے آپ کی

دختر نیک اختر کے لئے اور آپ کی والدہ حاجن ثریا بیگم سابقہ تحصیل کونسلر کے لئے دُعا کریں۔

میری جان شکنجے وچ پھسی ہوئی اے مشکل ویلا اے میرے حبیب آجا
ساڈے درداں دادارو اے کول تیرے ہاڑے پونا ہاں میرے طبیب آجا
تیرا آکھیا رب وی موڑ دا نئیں شاہا بدل دے میرا نصیب آجا
تیرے کول اے آبِ حیات آقا
مردا پیا اے قیصرِ غریب آجا

شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی پر تبصرہ
کرتے ہوئے ایک جگہ پروفیسر رشید احمد صدیقی مرحوم ۱۹۷۷ء میں لکھتے
ہیں!

”جس طرح قرآن پاک کا معجزہ سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے اسی طرح عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ کلامِ اقبال ہے (نقوش
لاہور ۱۱۵ صفحہ ۴۲)

صدیقی صاحب کا یہ تبصرہ صرف حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال پر ہی
نہیں موقوف بلکہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لے کر مولانا احمد
رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ تک کے نعتیہ کلام لکھنے
والے شعراء تک ہوتا ہے کیونکہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی فیضان

نے ان سے ایسی پُرسوز اور پُر درد نعتیں کہلوائی ہیں جو اب تک عشاق کے سینوں کو گرما رہی ہیں۔

میرے کول دُنیا توں وکھری اے دولت
 اے ساری مرے مصطفےٰ دی عطا اے
 کی فرق اتھے شاہواں گداواں دا قیصر
 اتھے ہر کوئی اوہدے در دا گدا اے

نعت خواں کا دل جتنا ہی تاجدارِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہوگا اتنی ہی اس کے ایمان میں تازگی اور روح میں
 بالیدگی پیدا ہوگی اور بالیدگی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مداح کا دل حضور
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی محبت کے حقیقی جذبات پر ہو اور اس کے
 اثرات شاعر کے کلام پر مرتب ہوتے ہیں۔

نعت کیا ہے حسین تصورات میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی بارگاہ میں معروضات پیش کرنا ہے۔

نعت مدینۃ الرسول سے گفتگو کا ذریعہ ہے، مدینے کی بہاروں سے
 گفتگو، نظاروں سے، درود یوار سے، مسجد نبوی کے میناروں سے، طیبہ کی شب
 کے چمکتے ستاروں سے، طیبہ کے موتیوں کی طرح دکتے ذروں سے، آفتاب و
 ماہتاب کو شرمندہ کرنے والے صحارہ و جبال سے، روضہ رسول کی جالیوں اور

گنبدِ خضریٰ سے گفتگو کا نام نعت ہے چند اشعار میں اپنی کتاب ”تجلیاتِ حرا“
سے پیش کرتا ہوں!

(۱)

جلا کر راکھ کر دیتی ہے بجلی آشیانوں کو
مگر اس پر نہیں گرتی جسے تُو نے سنبھالا ہے
بیاں کیسے کروں خالق کی قیصرِ خالقیت
وہ جس نے موتیوں کو بطن میں سپی کے ڈالا ہے

(۲)

بیاں کیسے کروں میں مرتبہ عالی گھرانے کا
پھریرا عرشِ اعظم پر ہے اُن کے آستانے کا

(۳)

ٹراپِ نُورِ طیبہ کی جو ماتھے پر سجاؤ گے
مزه آئے گا محشر میں خدا کو منہ دکھانے کا

(۴)

کھڑے ہیں با ادب قدسی جہاں پر
یہ قیصرِ میرے آقا کا نگر ہے

(۵)

آقا کے دربار کو دیکھا مخزن صد انوار کو دیکھا
قیصر جس نے روضہ دیکھا وہ سمجھے سرکار کو دیکھا

(۶)

یہاں قیصر گل بے خار کی خوشبو نرالی ہے
جھکیں سر لالہ زاروں کے محمد کے مدینے میں

(۷)

میں اپنا نالہ و فریاد قیصر

مدینے میں سنانے جا رہا ہوں

مجھے اپنی قسمت پر بڑا ناز ہے کہ مجھ سیاہ کار کو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے نعت لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی میرے

اہل خانہ میرے کام میں خصوصی معاونت کرتے ہیں جن میں نوید الحسن نورانی،

عبدالمختار حسن قادری قلندری، ڈاکٹر شاہد، طارق ناز، امتیاز علی تاجا، محمد احمد، محمد

شعیب آرٹسٹ پی ٹی وی، محمد حسن حمدان، حافظ آصف عمران، شاہد عمران، علی

حسن، شان قدیر، الحاج رشید آصف عمران اور الحاج احمد یار قصوری ہیں۔

تمام قارئین کتاب سے میں ملتمس ہوں کہ تحریک عشق رسول کے بانی

عبدالمختار حسن قادری قلندری کے لئے دُعا فرمائیں جو کہ ایک ایسا عظیم ادارہ

بنانے کے خواہشمند ہیں جس میں بارہ شعبہ جات ہوں گے جن میں تبلیغ و اشاعت کی جائے گی۔

یہ تمام کتب کا سلسلہ اور میری زندگی کی تمام کامیابی و کامرانی تاجدارِ کائنات امام الانبیاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم و فضل اور خاص عنایات کی وجہ سے ہے عالم ارواح میں نہ دنیا و آخرت میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کوئی سہارا نہیں ہے۔

ابوالحسن عبدالستار قیصر قادری چشتی (ایم فل اسلامیات)

صدر ایگزیکٹو نعت اکیڈمی خطیب جامع مسجد شبیر والعلوم ماموز کالج

Email: asqaisar571@gmail.com

Skype id: [asqaisar571](https://www.skype.com/en/contacts/skype/asqaisar571)

Website: www.asqaisar.webs.com

جنابِ قیصر کے صدقے واری

میری آنکھوں سے اپنی کم مائیگی اور تہی دامن ہونے کی بنا پر اکثر ندامت کے آنسو بہتے رہتے ہیں اور جب آنکھوں کے سامنے کوئی عاشقِ رسول آجائے یا چشمِ تصور میں اس کی تصویر ہی آجائے پھر ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں اور پھوٹ پھوٹ کر روتا ہوں۔ اگر دل کی بات کہوں تو سچے عاشقِ رسول کی پہچان یہی ہے کہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہی رقت اور کپکپی پیدا ہو جائے اور جسم و جان پگھلتی ہوئی محسوس ہو۔

میں ابھی تک جنابِ عبدالستار قیصر کو زندگی میں صرف ایک بار بالمشافہ ملا ہوں اور ان سے ہاتھ ملانے کے بعد عشقِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سحر آج بھی اپنی انگلیوں کے پوروں میں محسوس کر رہا ہوں۔ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں پچھلے سال سیرت کانفرنس میں خطاب کے لئے حاضری ہوئی۔ واپسی پر عین چلتے وقت وہیں پر جناب فرقان صاحب، جناب منظر پھلوری اور جناب عبدالستار قیصر صاحب تشریف لے آئے۔ یہ تینوں عشاقِ رسول ہیں لیکن تینوں میں گلہائے عشق کی خوشبو الگ الگ ہے۔

جناب فرقان صاحب کی خوشبو یہ ہے کہ وہ رات دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق میں سیرت اقدس کے متعلق کہیں بھی کوئی نادر سرمایہ موجود ہو۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس مقصد کے لئے ان کو محدثین کی طرح طویل سفر بھی کرنے پڑیں تو وہ اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح جناب عبدالستار قیصر کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عظیم المرتبت میں بلائے جاتے ہیں تو محبت سے ان کو یہ بھی حکم ہوتا ہے! ”ہمارے جوار میں بیٹھ جاؤ اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد بن کر نعت کہو۔“

سبحان اللہ! تینوں عشاق رسول کی کیا اپنی اپنی انفرادیت ہے۔ میری کیفیت ان تینوں عشاق رسول کو دیکھ کر ایسی ہوئی کہ اپنی تہی دامنی پر پھوٹ پھوٹ کر رویا۔ منظر بھی ایسا تھا کہ میرے ایک پہلو میں جناب فرقان صاحب تھے ایک طرف جناب عبدالستار قیصر تھے اور میرے سامنے منظر پھلوری تھے مجھے میرے سامنے سے اور دونوں پہلوؤں سے ضربات الشمس پڑ رہی تھیں اور بقولِ مرشدِ قیصر

صائم کمالِ ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

اور بقول احمد ندیم قاسمی

میں تو اس وقت سے ڈرتا ہوں کہ وہ پوچھ نہ لیں
یہ اگر ضبط کا آنسو ہے تو ٹپکا کیسے
عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سچے عاشقِ رسول کی پہچان ہے کہ اس کو
دیکھ کر ہی ”عشق“ کے ”اشک“ بہہ نکلیں۔ جناب عبدالستار قیصر واقعی ان
عشاقِ رسول میں سے ایک ہیں جن کو دیکھ کر ہی عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حرارت ملتی ہے ایسے بہت چنیدہ عشاق ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے پاس بلائیں اور ملا کر کہیں یہیں بیٹھ کر میری نعت کہو۔
زہے نصیب جناب عبدالستار قیصر کو ادھر سے حکم ہوا مدینے آؤ اور
ہمارے جوار میں بابِ جبریل کے پاس بیٹھ کر ہماری مدح سرائی میں پورا
دیوان لکھ کر واپس جاؤ اور مکرر قیصر صاحب کا مجھے حکم ہو گیا کہ ہماری نعتوں پر
اپنے تاثرات لکھو۔ آنکھیں اس وقت بھی بھیگی ہوئی ہیں۔

بقول حافظ مظہر الدین!

بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب رو لیتے ہیں خواجہ کی ثنا سے پہلے

جناب عبدالستار قیصر کو دیکھ ”عشق“ کے ”اشک“ کیوں نہ بہیں ان کی

تو آرزو ہی یہ ہے کہ!

مدینے میں مرا مدفن جو بن جائے تو کیا کہنے
 اے عزرائیل رُوح و جسم طیبہ میں جدا کرنا
 لگتا ہے قیصر صاحب امام مالکؒ کی راہ پر چل نکلے ہیں امام مالکؒ نے
 زندگی کے آخری دنوں میں روضہ رسول میں پڑاؤ ڈال دیا تھا اس لیے کہ
 نبی اُمت ہی روضہ اقدس کے جوار میں آئے۔ رات دن اسی آس پر وہیں
 گزارتے تھے۔ رفع حاجت کے لئے جب روضہ اقدس سے باہر جاتے تھے
 چیونٹی کی طرح آہستہ آہستہ چلتے تھے اور جب واپس آتے تو تیز تیز
 سوں کے ساتھ دوڑ دوڑ کر آتے تھے کسی نے پوچھا مالک اس طرح
 سوں کرتے ہو۔ روضہ اقدس کی فضاؤں سے نکلتے ہوئے چیونٹی کی چال چلتے
 ۔ واپس دوڑ کر آتے ہو۔

امام مالکؒ کہتے تھے! لوگو تمہیں معلوم نہیں کہ میں گنبد خضریٰ کے
 لئے میں ٹھہرا کس نیت سے ہوں کہ اگر موت میرے تعاقب میں ہو وہ مجھے
 بس دیوچ لے اور باہر نکلنا ہی نصیب نہ ہو اور واپس اس لئے دوڑ کر آتا ہوں
 کہ اگر موت میرے تعاقب میں ہو پہلے میں جلدی سے جوارِ نبوی میں پہنچ
 سوں پھر میری موت آئے۔

وہاں بیٹھ کر قیصر صاحب ”تجلیاتِ حرا“ میں روضہ اقدس کے انوار کی
 یا خوبصورت منظر کشی کر رہے ہیں۔

مرے محبوب کے روضے پہ جنت کے نظارے ہیں
درِ سرکار پر جھکتے یہ سُورج چاند تارے ہیں

جو دل کی آنکھ سے دیکھے تو بے خود ہو کے رہ جائے
جو اُن کی جالیوں کے نُوری منظر پیارے پیارے ہیں

ابوبکر و عمر سرکار کے پہلو میں لیٹے ہیں
خدا ان سے ہے راضی دین کے روشن ستارے ہیں

وہ لمحے بھول جاؤں ہو نہیں سکتا کبھی قیصر
جو شہرِ نُور میں روتے ہوئے میں نے گزارے ہیں

جناب عبدالستار قیصر کے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ذرا یہاں سے اندازہ کیجئے۔

اگر اعلان ہوتا حشر میں جنت میں جانے کا

تو ہم جاتے نہ جنت کی طرف طیبہ نگر جاتے

قیصر صاحب کے کلام میں ان کی التجاؤں پر اس شرط پر آمین کہنے کو

جی کرتا ہے کہ اُن کی یہ ساری مناجات ہمارے حق میں بھی قبول ہو جائیں!

تجھے غارِ حرا کے نُور کا ہے واسطہ آقا
یہ تاریکی مرے دل کی بھی اب تنویر بن جائے

فنا ہو کر تری دہلیز پر اک نقش بن جاؤں
یہی ہے آرزو میری یہی تقدیر بن جائے

رسولِ پاک کی نعتیں لکھوں میں جا کے طیبہ میں
مری تقدیر ہی قیصرِ مری تحریر بن جائے
مناجات کے ساتھ ساتھ قیصرِ صاحب کے ادب و تعظیم کا عالم کیا بات

ادب بنیادِ طاعت ہے محبت کے قرینے میں
میں اپنے دل کی دھڑکن روک لیتا ہوں مدینے میں
جیسے میں نے عرض کیا تھا جناب عبدالستار قیصر صاحب امام مالکؒ کے
نہ قدم پر چل نکلے ہیں دل کی امنگیں اور ترنگیں ساری امام مالکؒ جیسی
س جو کلام میں بیان ہو رہی ہیں۔

بس اُن کا کرم اُن کی عطا مانگ رہے ہیں
دربار میں آقا کے قضا مانگ رہے ہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ! جناب قیصر کا پورا کلام ہم سب کے دل کی صدا
ہیں مجھے پوری اُمید ہے میدانِ حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہاتھوں سے جب جناب عبدالستار قیصر کی دستار بندی ہو رہی ہوگی۔ ہم
کہیں آس پاس حسرت سے یہ منظر دیکھ رہے ہوں گے۔

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

پی ایچ ڈی۔ اسماء النبی غیر منقوٹ مترجم معانی قرآن
شعبہ اسلامی فکر و تہذیب یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی جوہر ٹاؤن لاہور
فون 03215243090 اینکر پرسن RYQTV

31.12.2014

غیر منقوٹ تاثرات

(از صدارتی ایوارڈ یافتہ منظر پھلوری مصنف ارحم عالم)

مدح رسول مکرم کی لکھائی آساں کہاں ہے اک اعلیٰ اور عمدہ کام اور کار ہے۔ مدح رسول اللہ کی عطا ہے، اس کا لمحہ لمحہ کرم کا معاملہ ہے۔ اس کی آگہی مصارع گو کو در رسول سے ملی ہے، اور اسی در اور گھر کی عطا ہے، مصارع گو کا ولولہ عطاء رسول اور ولائے رسول سے مرصع ہے۔ سرکار کا اسم سارے اسموں سے اعلیٰ ہے سرکار کی مدح سارے رسولوں سے عمدہ ہے۔

سرکار کا کرم سارے لوگوں کی عطا سے ورئی ہے، دراصل مدح کی لکھائی اور مدح گوئی اسی درگاہ مصر علوم کی آرائی ہے، کہ وہ کسی کم علم کو علوم ورائی سے مالا مال کر دے اور کسی عاصی اور معمولی آدمی کو معمول سے ہٹ کر اہل کمال کر دے اس لئے کہ ورسول اُمّی ہی کُل علوم کا مصدر اور ہر ادراک و آگہی کا محور ہے دراصل ہر دور اور عہد مدح کا کو دور ہے مدح ہر روح کی دوا ہے ہر درد کا مداوا ہے اور اس کی ادا ہی الگ ہے، مدح کا دائرہ کار نامحدود ہے، اس طور مدح گو کو اللہ اور اس کے دلدار کی اعلیٰ عطا حاصل ہے

مدح محمد ہر کسی کے لئے کہاں ہے یہ کسی کے وس کا کام کہاں ہے، ہر کسی کو اس کی عطا کہاں حاصل ہے اصل احساں کالی کملی والے کا ہے اسی کی عطا ہے، اسی کی ادا ہے، وہی اک دوا ہے، وہی اک صدا ہے اور وہی صدا ہے۔

مصارع گو (عبدالستار قیصر) کا دل ملائم ہے کوئی موسم آئے وہ رسولِ اکرم کی صدا لگائے ہوئے ہے اور اسی معمورے کا ہو کر رہا ہے۔ مدح گوئی ایک اعلیٰ کار اور صلح کا عمل ہے، مہر کا درس ہے اس رسالے (مدینے دے سُننے) کی سطر سطر مصرع مصرع محمد کے گل کدے سے معطر ہے، دعا ہے کہ اس رسالے (مدینے دے سُننے) کو کل عالم اور سارے دہر سے داد ملے۔ مدح گو کا طور مدح گوئی الگ اور وکھرا اس کا ہر اک مصرع مصری کی ڈلی معلوم ہو رہا ہے وصل کی رٹک اور کسک کا احساس مدح گو کے دل کا عکس لئے ہوئے ہے عصرِ دوراں کے مصارع گوؤں سے اس رسالے کو کمال حاصل ہوگا۔

الحاصل اسی معمورہ کرم، ہادیء اُمم داعی اسلام اور حلالِ مہام کی مدح سرائی کی ہے اور اسی کہ مہر ہے۔

دُعاؤں کا سائل

منظر پھلوری

اقلیم سُخن کا قیصر

از نوجوان ادیب سکا لڑکا جزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

(مصنف حُسن نقابت)

عبدالستار قیصر جب قرطاسِ بے داغ زریں پر ثنا کے قلم سے صاحبِ ن والقلم اور مالکِ لوح و قلم کی تمہید و توصیف کے گلہائے نور بناتے ہیں تو وہ قرطاسِ زریں بن کر گیتی کے مختلف گوشوں میں پہنچ کر اپنی طلعت اور حُسنِ نکہت سے ماحول کو منور اور معنبر زاد کر دیتا ہے۔

عبدالستار قیصر حلیم الطبع اور نفیس الفطرت انسان ہیں جو اندامِ صغیر میں وسعتِ گردوں رکھتے ہیں سُخنور اور سُخن پرور قیصر لا تعداد صفات و خوبیوں سے مزین ہیں آپ معلّم علم بھی ہیں اور قاسمِ عشق بھی اور یہ سب اسی وجہ سے ہے کہ آپ کی نسبت از طفیلِ پنجتن اُس ہستیِ کامل سے ہے جو بانیِ شہرِ نعت مفسرِ قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے بھی ہیں اور شہرِ نعت کے پختہ گو حضرات کے اُستاد بھی ہیں یعنی حضرت صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ جنہوں نے ستارِ العیوب کے اس عبد کو عشقِ رسول کی مے کا جام بھی پلایا اور اقلیمِ سُخن کا قیصر بھی بنایا۔

قیصر صاحب کی متعدد کتب شائع ہو کر دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں زیرِ نظر کتاب صحیفہ بھی قیصر صاحب کی قابلیت و استعداد کا مظہر ہے جس میں نُورِ عشق کی طلعت بھی ہے سُخن شناسی کے جواہر بھی ہیں جس میں نعت رسول کی لطافت بھی ہے اور علم و ادب کی دولت بھی۔

کلامِ قیصر میں جا بجا محبتِ مصطفیٰ کے کواکب نظر آتے ہیں جو حُسنِ قوافی کی کہکشاں بنائے کلامِ قیصر کو حُسن بنائے ہوئے ہیں یہ صحیفہ نُورِ غلامانِ نُور اول کیلئے ارمغانِ لمعان ہے جو مَدتوں عشاق کے قلوب کو تجلیوں سے مزین کرتا رہے گا۔

پروردگار اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے عبدالستار قیصر کو مزید سے مزید دولتِ عشق عطا فرمائے اور عوامِ الناس کو ان سے اکتساب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حمد باری تعالیٰ

ربا حمد کراں میں تیری
دل دی باری کھول دے میری

ربا ساڈیاں رتجھاں لا جا
سامنے آجا دید کرا جا

دل دے نیھر نگر وچ وسیں
جا اپنی توں عرش تے وسیں

سوچاں توں گل اچی تیری
جھوٹ نہیں سچی مچی تیری

جن پری انسان نہیں تیرے
مالک ، گل جہان نہیں تیرے

میرے دل دے اندر کون ہیں
وچکالے تے باہر کون ہیں

لبھیاں نہیں لبھناں پر تیرا
نَحْنُ أَقْرَبُ دَا اے دعویٰ

تیرا بندہ تیتھوں وکھ نہیں
بھاویں ایدھے پلے ککھ نہیں

تینوں ویکھن نوں دل کردا
پر میں تیتھوں وی ہاں ڈر دا

جے کوئی حق دی اے گل کردا
او کیوں سولی اُتے چڑھدا

تیرا راز سمجھ نہ آیا
 نہ اے راز کسے نہیں پایا

چار چوہیرے تیرا چائن
 تیرا پت جھڑ تیرا ساون

میںوں مومن سمجھ کے آجا
 میرے دل دے وچ سما جا

تیری یاد پیار اے میرا
 تیرا ذکر قرار اے میرا

مجھ لینا توں او گل وِلدی
 جھڑی مونہوں نہیں نکل دی

ساہواں وچ خوشبو اے تیری
خبرے کتھے جو اے تیری

میں کی وڈنا میں کی بونا
جو توں چاؤنا ایں اوہ ہونا

ہر روح دے آنگن وچ توں ایں
دل وچ توں نینن وچ توں ایں

تیریاں گلاں کہی وی جاندے
اک دوہے نال کھئی وی جاندے

فرقہ واری دے وچ لوکی
کردے پئے نیں ٹوکا ٹوکی

سچی گل اے ربا تیری
باقی گلاں ہیرا پھیری

وہ مسیتاں گھٹ نمازی
کنے؟ ربا میتھوں راضی

تیریاں میرے نال پریتاں
دس ہن کتھے جا کے نیتاں

میرے تن وچ صورت تیری
تیرے بن میں خاک دی ڈھیری

کہڑی کھینی دے وچ گھبٹاں
اپنے من وچ کیویں ڈباں

ہر تھاں تے توں، ہر تن اندر
 لوں لوں دے وچ توں من اندر

قیصر دے سب دکھ مُکا دے
 ایہدی مولا گل بنا دے

سُفنے ویکھے طیبہ دے

جیہڑے پيسن سُفنے ویکھے طیبہ دے

رب نے پورے کیتے صدقے طیبہ دے

اوہ لکھاں نُوں آپ رجاؤندا رہندا اے

جس دے پلے دے وچ ٹکڑے طیبہ دے

اوہ عاشق ہی شہر مدینے جاندے نے

جنہاں پیار تھیں رستے ملے طیبہ دے

حاضری میری وی ہوئی سی طیبہ وچ

ہُن وی اکھ دے وچ نے جلوے طیبہ دے

غیر دوارے کدی وی اوہ ناں جاندے نے

جیہڑے وی نہیں منگتے طیبہ دے

جنت طیبہ پاک نون آکے چُمدی اے
 کردے حوراں ملک نظارے طیبہ دے

رحمت دے در اوہناں اُتے گھلدے نے
 جیہڑے ہندے عاشق سچے طیبہ دے

قیصر اُتے کرم کما دے محبوبا
 فیر نظارے آکے لُٹے طیبہ دے

جتھے وسدا سوہنا حبیب خدا اے

او دکھیاں دے دکھاں دی کامل شفا اے
 جہڑی تیرے روضے دی ٹھنڈی ہوا اے

اڑا کر ہوائے مینوں اوتھے لے چل
 جتھے وسدا سوہنا حبیب خدا اے

میں قربان اوہدے توں لکھ وار جاواں
 مدینے کی لاوے خبر جے صبا اے

اوہدے نالوں کیہڑا اے خوش بخت بندہ
 مدینے سچ جنہوں بلایا گیا اے

جنہوں لوکی دیندے سی طعنے تے معنے
 اووی ویکھوں طیبہ نوں جاندا پیا اے

جیہڑا میرے دل دے ہنیرے سچ چائن
میرے آقا دے سب کرم دی ضیا اے

میرے کول دنیاں توں وکھری اے دولت
اے ساری میرے مصطفیٰ دی عطا اے

خدا دن لیاوے میں جاواں مدینے
میری آرزو تے میری التجا اے

مدینے توں وچھڑن دے ویلے توں اے دل
جناں چپ کراؤنا اونا رو رہیا اے

او مولا دا گھرتے زمانے دا کعبہ
در مصطفیٰ وئے جھکیا ہویا اے

میں ایدھے توں قربان لکھ وار جاواں
مدینے دی لاوے خبر جے صبا اے

کی فرق اتھے شاہواں گداواں دا قیصر
اتھے ہر کوئی اوہدے دردا گدا اے

اوسر سبز گنبد حسین آگینہ

جہڑے ویکھ آئے او نوری نگینہ
او کردے نیں ہر دم مدینہ مدینہ

میں روناں میرے نال ساتھی وی روندے
کئی روندے روندے مینوں چپ کراؤندے
جدوں آقا آؤندا اے حج دا مہینہ

میں آقا دے روضے دی جالی نوں ویکھاں
میں روندے ہوئے ہر سوالی نوں ویکھاں
میں جالی دے نزدیک ٹھاراں گا سینہ

سُمندر دے وچ چڑھیا ہويا شباب اے
کوئی آوے گرداب وچ انقلاب اے
میرا پار کردے اے شاہا سفینہ

ہے تربت مبارک جتھے مصطفیٰ دی
 جہدی دید کردی اے جنت خدا دی
 او سرسبز گنبد حسین آگینہ

بہشتی کہن گے حشر دے دیہاڑے
 جیویں بچے پڑھدے نیں گنتی پہاڑے
 سچی گل اے قیصر مدینے دا جینا

ہنجواں نال دھولاں گا

مدینہ یاد آوے گا میں کلّیاں بہہ کے رولاں گا
میں اپنے دل دی کالک ساری ہنجواں نال دھولاں گا

بوصیری وانگ مینوں وی کوئی چادر عطا کردے
میں اپنے عیباں نوں او سے ای چادر وچ لکولاں گا

میرے سینے تے پئے ڈھلدے نیں موتی میری اکھیاں دے
ندامت دے ایہناں ہنجواں چ اپنا دل ڈبولاں گا

مدینے جا کے چپ رہنا محبت دا تقاضا اے
زباں نوں روک لاں گا نال میں ہنجواں دے بولاں گا

جہڑے تالے شقاوت دے میرے لگے ہوئے دل نوں
میں لاکے ضرب اللہ ھو دی او سارے ای کھولاں گا

بلاون گے جدوں آقا مدینے جا کے میں قیصر
سنہری جالیاں دا نور اکھیاں وچ سمولاں گا

کی کی کرم کمائے کملی والے نہیں

سُتے لیکھ جگائے کملی والے نہیں
میرے عیب چھپائے کملی والے نہیں

اوگن ہاراں اُتے اپنی رحمت دے
کر چھڈے نہیں سائے کملی والے نہیں

میرے عملاں دی چادر دے دھبے وی
رحمت نال مٹائے کملی والے نہیں

کی میں دساں میں ورگے بے لجے تے
کی کی کرم کمائے کملی والے نہیں

لیکھاں دے کاتب دے کولوں قیصر دے
لیکھ نویں لکھوائے کملی والے نہیں

سوہنے دے دیدار دا

چن نہ جھلے روپ مری سرکار دا
طالب دوجگ سوہنے دے دیدار دا

لاٹ نہ جھلی جاوے سوہنے مکھڑے دی
ویکھ زمانہ دل اپنے نوں ٹھار دا

اکھیاں وچ مازاغ دے سوہنے ڈورے نیں
ٹوری ہے مکھڑا سوہنے دلدار دا

مٹھے اوہدے بول تے جگ نوں موہ لیندے
کون ٹویڑ لگاوے اوہدے پیار دا

قیصر دوجگ دیوانہ اے سوہنے دا
لکھاں جاناں سوہنے توں ہے وار دا

ساہواں داوساہ کوئی نہیں

اپنے قدماں پچ سوہنیا بلا لے تے ساہواں داوساہ کوئی نہیں
میرے عیباں تے پردہ وی پالے تے ساہواں داوساہ کوئی نہیں

تیرے باجھوں کوئی نہیں میرا جنڈی دے وچ گھپ ہنیرا
سائیاں لگیاں نوں توڑ نبھالے تے ساہواں داوساہ کوئی نہیں

سوہنیا کی جانا ایں تیرا تر جاناں ایں بیڑا میرا
اوگنہار تے کرم کمالے تے ساہواں داوساہ کوئی نہیں

جو روضے دی جالی ویکھن جو تیرے گنبد ول تگن
اوہناں منگتیاں نال رلا لے تے ساہواں داوساہ کوئی نہیں

ہنجواں نال میں عرض کراں گا سر سوہنے دے قد میں دھراں گا
 ویلا طیہہ نوں جان دا آ لے تے ساہواں دا وساہ کوئی نہیں

پکھواں کولوں وچھڑ نہ جاوے قیصر رونا مر نہ جاوے
 اوکھے ویلے توں سوہنیا بچا لے تے ساہواں دا وساہ کوئی نہیں

بہاراں نے ڈیرے

مدینے بیچ لائے بہاراں نے ڈیرے
وسن رحمتاں اوتھے شامی سویرے

مدینے دی مٹی دی تاثیر اعلیٰ
مدینے دی دھرتی دے رُتے اُچیرے

مدینے بیچ ہے کملی والے دا روضہ
جتھے آکے قدسی وی لاؤندے نے پھیرے

توں منگی جا سوہنا عطا کر دَوے گا
در کملی والے تے ناہہ ایں نہ دیر اے

مدینے بیچ اشکاں تے ہاواں دا موسم
مدینے بیچ ٹُٹ دے غماں دے نے گھیرے

خدا نے عجب نُور طیبہ نوں دیتا
مدینے دے لاگے نہیں اوندے ہمیرے

کرم ہو یا قیصر تے سوہنے دا کیسا
بلایا گیا در تے اس سال فیر اے

جو منگناں ایں منگ مدینے

جھولی کر ناں تنگ مدینے
جو منگناں ایں منگ مدینے

ایہہ در رب دے پیارے دا اے
ناں آکے تُوں سنگ مدینے

اک پل جیویں گزریا ہووے
لنگھ جاندا جھٹ ڈنگ مدینے

ہر عاشق دی پوری ہووے
جا کے آس اُمنگ مدینے

ماڑے دا اے کجیا جاندا
ہر اک عیب تے ننگ مدینے

عشق نبی دا دل وچ لے جا
 سیکھ لئیں جین دا ڈھنگ مدینے

قیصر جرماں دی پنڈ چا کے
 اپنے آپ نوں رنگ مدینے

نکلن ہاواں شہر مدینے

سوہنیاں آواں شہر مدینے

ڈیرے لاواں شہر مدینے

تیریاں سوہنیاں لکھیاں نعتاں

آن سناواں شہر مدینے

رب دی رحمت ہر تھاں اُتے

کیتیاں چھاواں شہر مدینے

کردا سوہنا کملی والا

معاف خطاواں شہر مدینے

بے وس ہو کے آپے دل چوں
نکلن ہاواں شہر مدینے

حسن حسین دا صدقہ منگ منگ
قیصر کھاواں شہر مدینے

طلب مدینے دی رہندی

قرار ملدا اے طیبه چ بیقراراں نوں

نبی اے کلا ای دیندا پیا ہزاراں نوں

کدوں اوہ خلد چ جاوون دی تاہنگ رکھدے نے

جنہاں مدینے دی تکیا اے رہزاراں نوں

جہان سارا ای چاہوندا بہار دا موسم

طلب مدینے دی رہندی سدا بہاراں نوں

مرے نبی دی اے رحمت جہان تے وسدی

ہے دشمنناں وی سراہیا نبی دے پیاراں نوں

خدا وی راضی تے سوہنا رسول وی راضی

ہے ملدا دوہرا کرم مصطفیٰ دے یاراں نوں

جنہاں بچ سوہنے نے رورودعاوں کیتیاں سن
 سلامی پیش کراں اوہناں نوری غاراں نون

جے سوہنا سدے تے قیصر میں اڈ دا آواں گا
 میں جا کے ویکھاں گا جنت دے لالہ زاراں نون

عاصیاں اُتے کرم کما جا

سوہنیا محفل دے وچ آجا
عاصیاں اُتے کرم کما جا

ڈُبدی جاندی آس دی بیڑی
آکے سوہنیا بنھے لا جا

جھولی منگتیاں آن وچھائی
آکے خیر کرم دا پا جا

میںوں ہجر دے دکھ نے کوہیا
سوہنیا آکے درد مٹا جا

توں نبیاں دا لاڑا آقا
رحمت دا سر تیرے تاج آ

ساڈا تے کوئی کم نہیں چنگا
 کرم کما کے کم بنا جا

قیصر ورگے عاصی تے وی
 سوہنیا تیرے ای ہتھ وچ لاج آ

وکھاؤندا سدا رستہ طیبہ والا

کرم کردا ہمیشہ طیبہ والا

کدی سانوں نہیں بھلدا طیبہ والا

ہے ہادی سارے عالم دا اوہ سوہنا

وکھاؤندا سدا رستہ طیبہ والا

ہے سیرت اعلیٰ موہنی صورت اوہدی

ہے رُتبہ رکھدا وکھرا طیبہ والا

میں دل دے بوے رکھاں کھول ہر دم

کدی پاوے گا پھیرا طیبہ والا

وچھاؤندا جو وی آسوہنے دے درتے

ہے پلا اوہدا بھر دا طیبہ والا

مرضی اکھیاں چوں آپے فیر چل دے
جدوں وی دیکھاں نقشہ طیبہ والا

گھڑی قیصر سی سوہنی تے سنکھی
جدوں سی رستہ ملّیا طیبہ والا

در رحمت دا گھلا رہندا

طیبہ دے وچ در رحمت دا گھلا رہندا

ہر سودا او تھوں ملدا انملا رہندا

نور دی ہر تھاں اُتے بارش ہندی رہندی

چل دا ٹھنڈی وا دا ہر دم بلا رہندا

طیبہ جا کے چپ دا روزہ جو رکھدے نے

اوہناں اُتے کرم این گھلا ڈھلا رہندا

عرب دی رحمت کدی اوہ حاصل کرنیں سکدا

جیہڑا اوہدے نبی دے درنوں بھلا رہندا

طیبہ جا کے ہر اک دی بھکھ مک جاندی

ٹھنڈا کسے دا او تھے کدی ناں چلھا رہندا

طیبہ پاک چچ آمنہ پاک دا پیارا وسے
 طیبہ پاک چچ ہے ابن عبداللہ رہندا

قیصر جیہڑا اوہدے در نوں ویکھ اوندنا
 اوہدی پگ دا جگ وچ اچا کلا رہندا

زمانے نُون خیر گھل دا اے

حبیبِ خُدا توں زمانہ پل دا اے
مرا کریم زمانے نُون خیر گھل دا اے

نبی دے صدقے ای چل دا اے نبض ہستی سی
نبی دے صدقے جناں دا نظام چل دا اے

کوئی وی اوہنوں ناں دنیا چ ڈیگ سکدا اے
خدا دا پیارا نبی ہندا جس دے دل دا اے

سپاہی جرماں دی سوہنا مٹائی جاندا اے
درِ حبیب تے ہر اک دا وَل نکل جاندا

مدینہ پاک نون بھٹی کہیا اے سوہنے نے
ہر اک گناہ مدینے چ جا کے جَل دا اے

حبیبِ پاکِ نونِ جدِ وی پُکارِ لیندا ہاں
 پہاڑِ سرتوںِ مرے مشکلاں دا ٹل دا اے

مدینے پاکِ چِ قیصرِ نونِ چھیتی لے جاؤ
 مریضِ عشقِ دا دل اوتھے ای سنبھل دا اے

گل بن دی اے

جدوں عرض ہووے منظور

تے دل ہو جاوے نور و نور

تے تاں گل بن دی اے

طیبہ بیج ڈھنڈیاں نے چھاواں

نالے مست ہواواں

اوتھے ذڑیاں دے نور توں

میں واری واری جاواں

میرا دل بے بن جائے طور

تے تاں گل بن دی اے

کڈھ دل چوں فتور
 رہویں دنیاں توں دور
 رہوے دل دے مکان وچ
 نور دا ظہور
 اتھے جنت رہوے نہ حور
 تے تاں گل بن دی اے

بندہ دکھ وی تے سہوے
 جے راہ عشق دے پوے
 مونہوں کجھ وی نہ کہوے
 نیواں نیواں ہو کے رہوے
 کرے یار دا ادب ضرور
 تے تاں گل بن دی اے

کوئی حرم چوں لبھے
 کوئی مندراں نوں جاوے
 کوئی پاوے پیا گھنگرو
 تے رب نوں مناوے
 رب دل توں ناں ہووے دور
 تے تاں گل بن دی اے

دل ہو جائے گنکینہ
 لگے پار سفینہ
 قیصر اکھیاں دے سامنے
 جے آجائے مدینہ
 فیر آوے بڑا سرور
 تے تاں گل بن دی اے

تیرے توں واری جندڑی اے میری

دو جگ دے والی باندی ہاں تیری
تیرے توں واری جندڑی اے میری

دُکھ دُور کر دے اے تاجدارا
اک تیرے باہجھوں کون اے سہارا
کپراں چہ بیڑی اُتوں ہنیری
تیرے توں واری جندڑی اے میری

رہ گئے نے پلے ہوکے تے ہاواں
پینڈا نیں مکدا کدھرے میں جاواں
راہ وی دُراڈا رات اے لمیری
تیرے توں واری جندڑی اے میری

دل دا باغیچہ ویران لگدا
 صحرا دے وانگوں سُنسان لگدا
 گُندن بنا دے مٹی دی ڈھیری
 تیرے توں واری جندڑی اے میری

بابِ کرم دے بوہے چوں لنگھاں
 دُنیا دی قیصرِ دولت نہ منگاں
 ہنجواں دی دے دے دولت ودھیری
 تیرے توں واری جندڑی اے میری

کدے سوہنا مکھڑا دکھا کملی والے

میں ہر دم کراں التجا کملی والے
کدے سوہنا مکھڑا دکھا کملی والے

توں ڈگیاں نوں دے دے سہارا حبیبیا
کوئی کر دے دکھیاں دا چارہ حبیبیا
ہے مجبور تیرا گدا کملی والے
میں ہر دم کراں التجا کملی والے

تیرا آستانہ ایں عرشِ معلیٰ
جنہاں ویکھیا اوہ کرن اللہ اللہ
او نورانی روضہ دکھا کملی والے
میں ہر دم کراں التجا کملی والے

جدائیاں بچ روواں تے کرلاواں آقا
 کوئی راہ نہیں ملدا کتھے جاواں آقا
 سدھے راہ تے منگتے نوں پا کملی والے
 میں ہر دم کراں التجا کملی والے

کیویں وگدے اکھیاں چوں ہنجواں نوں ٹھلاں
 وچھوڑے دے صدے کیویں ہن میں جھلاں
 کدے اپنے در تے بلا کملی والے
 میں ہر دم کراں التجا کملی والے

جو لوحِ مقدر تے تحریر آقا
 ایہو میری تقدیر تدبیر آقا
 نواں دے مقدر لکھا کملی والے
 میں ہر دم کراں التجا کملی والے

دو عالم توں ودھ کے توں محبوب سوہنا
 ترے ورگا ہو یا نہ کوئی وی ہونا
 تُوں قیصر دی سُن التجا کملی والے
 میں ہر دم کراں التجا کملی والے

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد

کوئی ہیرے جواہر لبھدا اے
 کوئی سیپ پچ گوہر لبھدا اے
 سبحان اللہ کوئی حرم دے وچ
 محبوب خدا نون لبھدا اے
 اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد

رب کعبے دے وچ وسدا اے
 ہر جا ہر در وچ وسدا اے
 میں مکدی گل مکا دیواں
 رب یار دے گھر وچ وسدا اے
 اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد

سارے نبیاں دے سلطان

سارے نبیاں دے سلطان سارے نبیاں دے سلطان
سوہنے ماہی کملی والے دی اے اچی شان

ہرے گنبدنوں ویکھی جاواں جالیاں توں نہ نظراں ہٹاواں
تیرے درتے عمر گزاراں ایہہ میرا ہے ایمان

سبز گنبد دے چار چو فیرے حوراں نیں آلائے ڈیرے
ہین فرشتے بردے تیرے اے رب دے مہمان

تیرے در دیاں راہواں اتوں سبز گنبد دیاں چھاواں اتوں
لکھ ہزار جے جاناں ہوون میں کرداں قربان

دیہہ صدیق ، فاروق دا صدقہ مولا علی عثمان دا صدقہ
دید کردے مکھڑا تیرا رب دا اے قرآن

سوہنیا ملیا تیرا دوارا تیرے باہجھ نہیں کوئی سہارا
نال کرم دے رہوے سلامت میرا پاکستان

قیصر رب نہیں چمکائے نیں آقا دی خاطر چن تارے
سوہنے دے در وے جھکیا مولا دا آسمان

آؤ سارے خوشیاں منائیے

آقا دا آیا اے میلاد آؤ سارے خوشیاں منائیے
ہر کوئی ہو گیا شاد آؤ سارے خوشیاں منائیے

سوہنا آیا محل مینارے ٹٹ کے ڈگ پئے کفر دے سارے
ہو گئے بے بنیاد آؤ سارے خوشیاں منائیے

جھنڈیاں نال سجائیے ڈیرے دکھ مک جان گے تیرے میرے
رہواں گے سدا آباد آؤ سارے خوشیاں منائیے

خوشیاں منائیاں سب نہیں رنج رنج ابولہب نہیں لونڈی نوں اج
کردتا آزاد آؤ سارے خوشیاں منائیے

خوشی مناوَن نرگس لالہ آیا نبی اے شانناں والا
خوش سُنبل شمشاد آؤ سارے خوشیاں منائیے

کر دیئے پاک عقیدہ سب دا فَلَیْفَرَحُوا قرآن رب دا
من لو اے ارشاد آؤ سارے خوشیاں منائیے

جشن میلاد مناون سارے جشن منا کے لین نظارے
دنیا دے نام نہاد آؤ سارے خوشیاں منائیے

صدقے پنچتن پاک دے سوہنارب دا یار مسٹھل من موہنا
سُن لوے فریاد آؤ سارے خوشیاں منائیے

ساریو سیونی عیدیاں دا، رَل میل کے اَنج اُمیدیاں دا
کرو جہان آباد آؤ سارے خوشیاں منائیے

حضرت صدیق عمر دے صدقے عثمان و حیدر دے صدقے
سوہنا کرے امداد آؤ سارے خوشیاں منائیے

آمدتے محبوب علی دی سڑ دے پئے نہیں قسم خدا دی
 کئی فرعون شداد آؤ سارے خوشیاں منائیے

چن سورج پئے کرن نظارے بی بی حلیمہ نوں فلک دے تارے
 قیصر دیون داد آؤ سارے خوشیاں منائیے

آؤ شہر مدینے جائیے

دنیا دے فکر مکائیے آؤ شہر مدینے جائیے
پڑھدے صلّ علی صلّ علی صلّ علی

اوتھے حد نہیں یارو کوئی نور اجالے دی
جالی سوہنی پر نور مدینے والے دی
آؤ کرن نظارا جائیے جا کے واپس آئیے
پڑھدے صلّ علی صلّ علی صلّ علی

اوبدے روضے تے مولا دا نظارہ ہندا اے
اوبدے ٹکڑیاں تے خلقت دا گزارہ ہندا اے
سرکار دا لنگر کھائیے مرضاں توں شفاواں پائیے
پڑھدے صلّ علی صلّ علی صلّ علی

اوتھے سجدہ کر دے چن سورج تے تارے نیں
اوتھے ہر ذرے وچ نورانی چمکارے نیں
اودے درنوں ویکھی جائے اکھیاں دانور ودھائیے
پڑھدے صلّٰ علیٰ صلّٰ علیٰ صلّٰ علیٰ

اوتھے مسجد نبوی دے مینار نرالے نیں
اودے درتے قیصر جان نصیباں والے نیں
لے جان مقدر جائے اوتھے گیت خوشی دے گائیے
پڑھدے صلّٰ علیٰ صلّٰ علیٰ صلّٰ علیٰ

ہو جانندی طیبہ دے ول تپاری اے

نین نشیلے زلفاں وچ خماری اے

چن توں وی سوہنے دی صورت پیاری اے

عاشقاں ایتھے سیس. نوائے ہوئے نین

کہندے نین کد آونی ساڈی واری اے

سانوں او شب کرناں والی نین بھلنی

جہڑی اساں مدینے وچ گزاری اے

ایتھے آئے سب نوں جھکنا پیندا اے

شاہ و سکندر بھاویں کوئی تاتاری اے

پلہ جھکیا رہنا کملی والے دا

اک پلڑے وچ خلقت بھاویں ساری اے

خود اسباب بناؤندا اے کملی والا
ہوجاندی طیبہ دے ول تیاری اے

مُر جاندے نے بختاں والے طیبہ ول
رہ جاندے جتاں دی قسمت ہاری اے

قیصر ساری دنیا جھوٹی ہو سکردی
پر کملی والے دی سچی یاری اے

خلقت سب مہمان کملی والے دی

سب توں اُچی شان کملی والے دی
کہڑا کرے بیان کملی والے دی

تاجدار ایتھوں خیرات لین آئے نیں
حوراں تے ملائکاں نیں اتھے ڈیرے لائے نیں
خلقت سب مہمان کملی والے دی

رب دی حقیقتاں دے راز سوہنا کھولدا
سوہنے دی زبان وچوں رب پیا بولدا
وکھری سب توں شان کملی والے دی

قبر دے وچ محبوب دے پیاریاں
نبی دے غلاماں نالے عاشقاں نیں ساریاں
کرلینی پہچان کملی والے دی

دیدارِ میل جاوے گا

جنہاں نوں حضور دا پیارِ میل جاوے گا

اوہناں دیاں دِلاں نوں قرارِ میل جاوے گا

رب دے حبیب دیاں نعتاں جہڑے پڑھدے

اوہناں نوں جہان تے وقارِ میل جاوے گا

نبی دیاں راہواں اُتے چل تُوں وی بیلیا

سچا سچا تینوں کردارِ میل جاوے گا

آجا نبی پاک دے تُوں بوہے تے سواں کر

ایتھوں ویکھیں تینوں ہر وارِ میل جاوے گا

جنناں دی لوڑ اوہنوں دستو کدوں رہنی ایں

جنہاں نوں حضور دا دیارِ میل جاوے گا

نبی اُتے پڑھی جا درود گھٹے بیٹھ کے
 ویکھیں تینوں سوہنے دا دیدار مل جاوے گا

قیصر اوہناں لوکاں دے نصیب بڑے اُچے نے
 نبی جی دا جنہاں نوں پیار مل جاوے گا

سوہنے نُون پُکاراں رورو کے

اڈٹیک چ سینے تے اکھیاں نون ٹھاراں رورو کے
کر کرم مرے لچپالا ہُن ایہہ عرض گزاراں رورو کے

میں ہجر چ روندار ہندا ہاں ہُن کرم کما دے پل دی پل
تیری راہ وچ میریا محبوبا تینوں وا جاں ماراں رورو کے

پھل ہنجواں نال بنائے نے آپھیتی آجا محبوبا
میں بادِ صبا دے ہتھیں وی گھلیاں نے تاراں رورو کے

ہر پاسے غم دے سائے نے تیرے ہجر چ مر مٹک چلیاں ہاں
آجا ہُن طیبہ والٹریا دن رات گزاراں رورو کے

غمِ مکر کے ہنجرورک دے نہیں وچ ہجر دے تڑفدار ہندا ہاں
 ترے باہجھ حبیبیا دل اُتے پئے داغ ہزاراں رورو کے

کر کرمِ طبیبیا آچھیتی ناں ہُن ترساویں قیصر نوں
 ہُن عمر دا پچھلا پہر ہو یا سوہنے نوں پکاراں رورو کے

تیری نعت سناواں آقا

پوریاں ہوون دُعاواں آقا
شہر مدینے آواں آقا

ہجر نے مار مکایا مینوں
نکلن بے وس ہاواں آقا

رحمت میرے تے ہو جاوے
مُل بیٹھا ہاں راہواں آقا

خاک شفا مل جاوے مینوں
دے دے آپ شفاواں آقا

تیرے روضے ساہمنے بہہ کے
تیری نعت سناواں آقا

روضے دی جالی نوں پُجماں

آکے نال نگاہواں آقا

قیصر اُتے کرم کما کے

کرنا دور بلاواں آقا

بلاویں درنتے کرماں ماریاں نوں

خدا دے پیاریا سُن زاریاں نوں
بلاویں درتے کرماں ماریاں نوں

گھلا دے چٹھیاں مینوں وی آقا
سلامی لکھ ہووے مختاریاں نوں

کرم کر کے طیبیا دور کر دے
توں سب مرضاں نوں سب بیماریاں نوں

ہوا طیبہ دی آجاندی اے آپے
میں رکھاں کھول دلدیاں باریاں نوں

جنہاں نے آس اے چر توں لگائی
 حبیبیا سد لے اوہناں ساریاں نوں

کرم کر کے مرے محبوب لائے
 ہمیشہ بھاگ لائے کچیاں ڈھاریاں نوں

نبی توں جو ہوئے قربان قیصر
 سلامی دیہہ اوہناں دیاں یاریاں نوں

سجیاءعت تھیں سینہ ملیا

جس ٹوں شہر مدینہ ملیا

اوہنوں فیض خزینہ ملیا

روندیاں روندیاں عمر گذاری

جین دا خاص قرینہ ملیا

سُفنے وچ جو ویکھیا سی

سوہنا شہر نگینہ ملیا

رحمت دی کی گل سناواں

کرم اے دونا تینا ملیا

شکر اے پاک نبی دے صدقے

نور و نور سفینہ ملیا

کدی مدینے روزے رکھے
حج دا کدی مہینہ ملیا

قیصر میری گل بن گئی اے
سجیا نعت تھیں سینہ ملیا

رہندیاں نے سرکاراں اوتھے

رنگا رنگ بہاراں اوتھے

رہندیاں نے سرکاراں اوتھے

پاک نبی دی نعت دے صدقے

جاناں اوگنہاراں اوتھے

رب دے یار دے صدقے ہویاں

نور و نور دیواراں اوتھے

جنت طیبہ وچ اتری اے

میں وی سینہ ٹھاراں اوتھے

جاناں واریاں سوہنے اتوں

پاک نبی دیاں یاراں اوتھے

وچ بقیع دے ویکھیاں میں وی
ونڈیا نُوں مزاراں اوتھے

قیصر میری گل بنی اے
پہنچیاں جدوں پکاراں اوتھے

جوسُفنے ویکھے طیبہ دے

جوسُفنے ویکھے طیبہ دے اوہدی تعبیر مل گئی اے

مدینے حاضری دی اَنج منوں تحریر مل گئی اے

کرم پنجنتن دا ہو یا اے مرے وی بھاگ جاگے نیں

نبی دا نعت خواں ہاں سوہنی جی تقدیر مل گئی اے

غلامی کر لئی جہنے شہنشاہِ مدینہ دی

قبرتے حشر دے وچ اوس نوں توقیر مل گئی اے

مدینے پاک دی خاکِ شفا اکھاں چ پائی اے

مری اکھیاں ٹوں ملیا نُور تے تنویر مل گئی اے

میں چُم کے نال سینے دے اوہناں دے نال لائی اے

مدینے پاک دی جدوں کتے تصویر مل گئی اے

جنہوں دو گز زمیں لہی مدینے پاک دے اندر
 اوہنوں سمجھو کہ جنت وچ اک جاگیر مل گئی اے

کرم طیبہ دے والی نے بڑا کیتا اے قیصر تے
 نبی دی نعت صدقے مینوں وی تشہیر مل گئی اے

گھلدا آپ سلام ایں سوہنا

پاک نبی دا نام ایں سوہنا

رکھدا لکھ اکرام ایں سوہنا

حوراں دی سردار لئی

جبشی خاص غلام ایں سوہنا

پڑھے درود جے مومن کوئی

گھلدا آپ سلام ایں سوہنا

عاشق جے کوئی نعت سناوے

دیندا لکھ انعام ایں سوہنا

عیدوں ودھ کے اوہ ہووے گی

اوناں جہڑی شام ایں سوہنا

رب دے سوہنے یار نے دتا
جگ نوں خاص نظام ایں سوہنا

نبی دی نعت پڑھی جا قیصر
صائم دا پیغام ایں سوہنا

جیہڑا پڑھدا نعت نبی دی

جیہڑا پڑھدا نعت نبی دی اوہدا کم بن جاوے
ک نبی دے کرم دا بدل عاشق اُتے چھاوے

ک نبی دے شہر دے جیہڑے او کیہ ویہندا سفنہ
گدی اکھیں پاک نبی دا روضہ ویکھ کے آونے

ہنوں گھیرے دے وچ لیندی رحمت سوہنے رب دی
دی ذات دے اُتے جو وی سدا درود پچاوے

نبی دا چم کے جیہڑا اکھیاں نال ہے لاندہ
قسمت وی چمکاوے اکھیاں وی چمکاوے

نبی دا جیہڑے عاشق دے پلے پے جاندا
رات نوں یاد نبی وچ رووے تے کرلاوے

رب دے پیارے محبوبا ہُن بخش معاف خطاواں
اپنے کالے عملاں اُتے تیرا ایہہ مجرم شرماوے

سوہنیا ہن تے کرم کما دے اپنے ایس گدا تے
تیریاں صفتاں تیرے در تے قیصر آن سناوے

میری جھولی کر بھر پور

کردے سوہنیا معاف قصور
غم ہن میرے کر دے دُور

توں قاسم ہر نعمت دا
میری جھولی کر بھر پور

رب نے دور اوہ کیتا اے
جیہڑا تیتھوں ہو یا دُور

ہجر ترے وچ رہندا اے
سوہنیا میرا دل رنجور

نُور خدا دا تیری ذات
میرا دل کر نُور و نُور

محفل نعت بچ ملدا اے
 ہر عاشق نون کیف سرور

نعت لکھاں ہر ویلے میں
 قیصر نون دیہہ شعر شعور

دُعاواں مدینے دے وچ

کردی رحمت اے چھاواں مدینے دے وچ

شالا ہُن میں وی آواں مدینے دے وچ

چُم کے جالی تے رُوضے نُوں تکدا رہواں

نعتاں جا کے سناواں مدینے دے وچ

خاک طیبہ نون اکھیاں دا سُرمہ کراں

پاواں جا کے شفاواں مدینے دے وچ

لے کے بخش دی اوتھوں میں آواں سَند

رحمتاں خاص پاواں مدینے دے وچ

بَھر کے جھولی خُوشی نال آواں گا میں

غم ایہہ جا کے مٹاواں مدینے دے وچ

ودھ کے جنت توں رُتے چ شہر نبی
 مہکاں ونڈن ہواواں مدینے دے وچ

اپوریاں رب نے قیصر اوہ فرمائیاں
 کیتیاں جو دُعاواں مدینے دے وچ

گل سُن کے مدینے دی

رب کرم کمایا اے
طیبہ جاوَن دا فر ٹکٹ گھلایا اے

رنگ سوہنا رنگیا اے
سوہنے دتا اے جو جو وی منگیا اے

طیبہ دے سفینے دی
دل نُوں ٹھنڈ پیندی گل سُن کے مدینے دی

جتھے یار نگینہ ایں
جناں توں ودھ سانوں سوہنا شہر مدینہ ایں

قسمت چمکاوندا اے
اپنے عاشق نوں سوہنا درتے بلاوندا اے

ہُن بھر گئے پلے نے
 طیّبہ دے راہی ہُن طیّبہ نُوں چلے نے

مجبوریاں مگیاں نے
 سدیا اے سوہنے نے سب دُوریاں مگیاں نے

فرِ کرم کمایا ہے
 قیصر نُوں مرے آقا روضے تے بلایا ہے

ذّرے نوں چمکا دے آقا

رحمت جھولی پا دے آقا

میری گل بنا دے آقا

توں ایں سوہنا نُور دا پیکر

ذّرے نوں چمکا دے آقا

دربار تے کوڑ مجاور

گل بیٹھے سجا دے آقا

تیری اُمت ہتھوں رُل گئے

اُج تیرے شہزادے آقا

خلق مرّوت جگ توں مکی

توڑ دے کر کے وعدہ آقا

تیرا اُسوہ اُمت بھلی
دُشمن بنے بھرا دے آقا

قیصرِ فیر مدینے آوے
پورے کریں ارادے آقا

وسے تیرا نُوری دربار سوہنیا

رب دا ایں پیارا دلدار سوہنیا
وسے تیرا نُوری دربار سوہنیا

تیرے اُتے رب سوہنے کیتیاں عطاواں نے
کریں ماف جو میں آقا کیتیاں خطاواں نے
رحمتاں نوں کریں بے شمار سوہنیا
رب دا ایں پیارا دلدار سوہنیا

تیرے بوہے اُتوں آقا رج دا زمانہ ایں
نوری توں ایں نوری تیرا سارا ای گھرانہ ایں
سانوں وی توں دویں انوار سوہنیا
رب دا ایں پیارا دلدار سوہنیا

رب دوے تینوں آقا توں ونڈیں جگ نوں
 ٹھنڈا کیتا تساں ای جہنماں دی آگ نوں
 میرا وی توں سینہ دیویں ٹھار سوہنیا
 رب دا ایں پیارا دلدار سوہنیا

پڑھ کے میں ویکھیا اے رب دے قرآن نوں
 رنگ تسیں لائے آقا سارے ای جہان نوں
 رب تینوں کیتا مختار سوہنیا
 رب دا ایں پیارا دلدار سوہنیا

تیریاں عطاواں نوں جہان سارا من دا
 قیصر آپ باجھ کم کسے دا نہیں بن دا
 تینوں رہیاں تاہیوں میں پکار سوہنیا
 رب دا ایں پیارا دلدار سوہنیا

طیبہ دی مست بہار دیاں

محبوب مٹھل من ٹھار دیاں
آؤ گلاں کریئے یار دیاں

ہندیاں نیں گلاں طور اُتے
سدرہ بیت المعمور اُتے
طیبہ دیاں مست بہار دیاں

کدے نعتاں وچ تقریراں وچ
کردے پئے آں تحریراں وچ
گلاں محبوب دے پیار دیاں

قیصر عیباں نوں دھونے آں
اسیں گلاں کردے رونے آں
طیبہ دی مست بہار دیاں

سوہنا شہر مدینہ ایں

رب دے نور دے جلویاں وچ نگینہ ایں
دو عالم توں سوہنا شہر مدینہ ایں

میں نئیں اکھیاں روضے توں پاسے کر دا
دیکھ دیکھ کے ٹھردا میرا سینہ ایں

سنجھل سنجھل کے قدسی پیر پئے دھر دے
نازک عرش بریں تو شہر مدینہ ایں

سد لے ماہ رمضان دے وچ محبوبا
رب دا گزر نہ جاوے خاص مینہ ایں

جس دی آل پاک دے نال عداوت اے
اس توں ودھ کے دسو کون کمینہ ایں

ہن روضے توں قیصر واپس نہ جاواں
سوہنیا تاہنگ میری وی بڑی دیرینہ ایں

جھولی میری بھر دے سوہنیا محبوبا

جھولی میری بھر دے سوہنیا محبوبا
کرم دوبارہ کر دے سوہنیا محبوبا

جناں بیڑیاں اُتے تیری نظر ہو دے
او چھلاں وچ تر دے سوہنیا محبوبا

راج اوہناں دا ہندا کل زمانے تے
جو تیرے نیں بر دے سوہنیا محبوبا

نال ادب دے جیہڑے در تے اوندے نے
نئیں مردے نئیں مردے سوہنیا محبوبا

جہڑے اوہدے بوہے دے منگتے قیصر
ہور کسے نئیں در دے سوہنیا محبوبا

ونڈے سرکار خزانہ ربِ غفور دا

جگ سارا صدقہ کھاندا میرے حضور دا

ونڈے سرکار خزانہ ربِ غفور دا

باب جبریل تے باب رحمت دا کراں نظارہ

رنگ اتھے سارا کملی والے دے نور دا

طیبہ دی دھرتی اُتے نور خدا دا وسے

کر لے نظارہ اتھے اے موسیٰ طور دا

عاصیو آؤ اتھے آکے مراداں پاؤ

کم بن جاندا اتھے عاجز مغفور دا

ہوش سنبھال کے رکھیں شہر مدینے اندر

اتھے ہر جلوہ قیصر بیت المعمور دا

سرکار دے بوہے تے

سرکار دے بوہے تے جھکدے نیں چن تارے
ستر ہزار قدسی لیندے نیں پنے نظارے

سوہنے دا روضہ یارو جنت توں ود کے سوہنا
عرش بریں وی ایہدی چوکھٹ جیہا نہیں ہونا
ایویں تے نیں دیوانے بیٹھے تیرے دوارے

اک پاسے دو جہاں ایں اک پاسے کملی والا
عرش بریں تو اگے سوہنے دا بول بالا
رب آپ ای بنا کے سوہنے توں جان وارے

ڈُبیا ہويا وی سورج پچھاں نوں مڑ گیا اے
چن آسمانی یارو ٹٹ کے وی جڑ گیا اے
سوہنے رسول مدنی کیتے جدوں اشارے

میںوں ڈراون والے حیران ہو گئے نہیں
 منکر نکیر خود وی مستی چج کھو گئے نہیں
 جس دم نقاب اٹھایا میرے رسول پیارے

جے دل نہ ہووے ذا کر پھر آکھیں میںوں جھلا
 بیج کے بے مرشداں توں پڑھ غوث دا توں پلہ
 گلایاں بیج بے مہارے پھر دے نیں مارے مارے

عشقِ نبی دی رنگت چڑھ جائے میرے من تے
 سوہنے دی نعت لکھنا مرجاواں تے کفن تے
 جیہڑا وی میںوں قیصر وچ لد دے اتارے

میرا بیڑا ہو جائے پار

جے کر کرم کرو سرکار

میرا بیڑا ہو جائے پار

سوہنا جے کر لے منظوری

میری آس وی ہووے پوری

فر میں رنج کے کراں دیدار

سوہنیا سخیا تے لچپالا

تیرا وسے روضہ شمالا

روواں سد لو زار و زار

رودا اے ہر کوئی سوار اے

میرا پور لگادو پار اے

بیڑی میری وچ منجھدار

جنھے غوث دا پھڑیا پدہ
 قسم خدا دی او نیئیں کلہ
 اوہدی بیڑی ہندی پار

وقت نزع دا چھیتی آجا
 سوہنیا سخیا مکھ دکھلا جا
 ہنجو وگن کئی ہزار

منگتا اوہدا گل زمانہ
 قیصر او محبوب یگانہ
 اوہدا عاشق کل سنسار

حُب اُٹھدی قیصر سینے وچ

او رب دا یار یگانہ ایں
 اوہنوں جانے گل زمانہ ایں
 اوہدی رحمت دے حُلے ہر سو
 اللہ اللہ اللہ اللہ

طیبہ وچ عاشق روندے نہیں
 او تھے ہر دم دل نوں دھوندے نہیں
 کردے نہیں ہنجواں نال وضو
 اللہ اللہ اللہ اللہ

جنت پُر نور خزینے چوں
 لیندی اے شہر مدینے چوں
 آقا دے مڑھکے دی خوشبو
 اللہ اللہ اللہ اللہ

ہر ویلے رہندے ڈر دے نیں
 روئے تے کبوتر کردے نیں
 رب جانے کہڑی گفتگو
 اللہ اللہ اللہ اللہ

ہندی اے اذان مدینے وچ
 حُب اٹھدی قیصر سینے وچ
 حاجی ہو جانداں قبلہ رُو
 اللہ اللہ اللہ اللہ

پوریاں کر دے آساں سو ہنیا ساریاں

پئے گئی جدائی اج ہوئیاں تیاریاں
طیبہ توں واپس آئیاں لیکھاں دیاں ہاریاں

سوہنے نیں لائی رکھیا موجاں غریباں دیاں
وٹے دے ساں جنت دے وچ گلاں نصیباں دیاں
سچا اے ماہی سچیاں ماہی دیاں یاراں
پئے گئی جدائی اج ہوئیاں تیاریاں

حور و ملائک اتھے جنت دے زائر اتھے
قدسی نورانی اتھے طیبہ دے طائر اتھے
نوری سمندر دے وچ لیندے نیں تاریاں
پئے گئی جدائی اج ہوئیاں تیاریاں

حوراں نہیں پلکاں دے نال روضے تے جھاڑو دیکے
 دھوون طیبہ دیا گلایاں اکھیاں دے ہنچو لکے
 بھلاں گے کیویں راہواں جہڑیاں شنگاریاں
 پئے گئی جدائی اج ہوئیاں تیاریاں

ایہو ای ساون ہووے ایہو مہینہ ہووے
 اکھیاں دے اگے قیصر سوہنا مدینہ ہووے
 پوریاں کردے آساں سوہنیا ساریاں
 پئے گئی جدائی اج ہوئیاں تیاریاں

روضے دا نظارہ

چمکدا اے جتاں دے نصیب دا ستارہ
رج رج کر دے او روضے دا نظارہ

جتاں توں سوہنیاں نیں طیبہ دیاں گلیاں
جتھے میرے سوہنے نبی پاک لائیاں تلیاں
ود کے او عرشِ عظیم توں دوارا

سرنوں جھکایا شہنشاہواں تے گداواں نیں
نبیاں تے غوثاں نالے قطباں تے شاہواں نیں
ایس بوہے بیٹھے ہوئے سکندر تے دارا

روضے دیاں جالیاں دے پین چمکارے نیں
دیکھ دے نیں جہڑے اوتے کر دے نظارے نیں
لیندا اے نظارہ ہر فلک دا تارا

ٹٹے ہوئے دلاں نوں حضور پئے جوڑ دے
 در دے بھکاریاں نوں خالی نئیوں موڑ دے
 سوہنا لچپال تے غریباں دا سہارا

شمع آون والیاں دے دل وچ بدی
 یارو اتھے ساری مخلوق پئی بدی
 قیصر اوہدے در باہجھوں ہندا نہیں گزارا

مدینہ سارا نور اے

مدینہ سارا نور اے

نگاہواں دا سرور اے

اوہ رب دا ظہور سی

اوہ جلوۂ طور سی

اے نورِ حضور اے

نہ اس دا نشان اے

نہ کوئی پہچان اے

مدینے توں جو دور اے

حضور دے دربار تے

اس عالی دربار تے

قدم قدم تے طور اے

میرا سوہنا رُوفِ الرَّحِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتے

آئے دھرتی دے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتے

ہوئیاں رحمتاں دُرِّ یتیم اُتے

قرآن ازل دے روز اُتاریا اے

رب نے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دے قلب سلیم اُتے

نئیں ریس اے عرش نشیں تری

بھاویں طور تے موسیٰ کلیم اُتے

رُکے سد رہ تے حضرت جبریل رہ گئے

میرا سوہنا رُوفِ الرَّحِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتے

اوپنے جنت تے قدم سرکار دے سن

لائی زبر گئی جنت دی جیم اُتے

سوہنا آیا تے مولا نیں پتر ونڈے
 ماواں رب دی راضی تقسیم اُتے

پُچھو رب توں محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی شان قیصر
 رکھی حمد دی ح دے میم اُتے

صلیٰ علیٰ صلیٰ علیٰ پڑھے صلیٰ علیٰ

صلیٰ علیٰ صلیٰ علیٰ پڑھے صلیٰ علیٰ

صلیٰ علیٰ صلیٰ علیٰ پڑھے صلیٰ علیٰ

قیدی کفر دے ہوئے آزاد

آج آقا وا آیا اے میلاد

تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں

صلیٰ علیٰ صلیٰ علیٰ پڑھے صلیٰ علیٰ

رب نہیں وی جشن منایا اے

جدوں کملی والا آیا اے

ساری مخلوق ہوئی اے شاد

تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں

صلیٰ علیٰ صلیٰ علیٰ پڑھے صلیٰ علیٰ

ایہدی یاد وظیفہ سب دا اے
 اے سوہنا ماہی رب دا اے
 آو سوہنے نوں کر لئیے یاد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھئے صلّ علی

اوہدا بولنا رب دا بولنا ایں
 اوہناں بوہا بہشت دا کھولنا ایں
 کردینا ایں بہشت آباد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھئے صلّ علی

رب دا محبوب او سوہنا ایں
 اوہدے ورگا کوئی نہ ہونا ایں
 سوہنا حامد حمید حماد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھئے صلّ علی

سوہنا آیا ظلمت دُور ہوئی
 ساری دُنیا نور و نور ہوئی
 مٹ گئے فرعون شدّاد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھے صلّ علی

مرجھائیاں کلیاں ہس پییاں
 سب اُجڑیاں سیاں وس پییاں
 خوش باش سُنبل شمشاد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھے صلّ علی

مالک ہے سب خزانیاں دا
 سوہنا مرسل کل زمانیاں دا
 ہے رُوف رحم جواد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھے صلّ علی

جبریل نوں رب آکھے جاؤ
 جھنڈا شرق غرب تے گڈ آؤ
 کرو دُنیا نوں آباد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھئے صلّ علی

اَج لیکھ نوں لکھے جانے
 آباد ہونے اَج ویرانے
 خوش ہو جانے نیں بے اولاد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھئے صلّ علی

قیصر میلاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دا اے
 کائنات دے رب دے نور دا اے
 دیو سب نوں مبارک باد
 تے ہر پاسے دُھماں پے گئیاں
 صلّ علی صلّ علی پڑھئے صلّ علی

اے حلیمہ تیری قسمت

اے حلیمہ تیری قسمت ترے گھرتے
رحمتاں دے ابرِ کرم نین چھائے

صد شکر کرتوں ربِ دا محبوب رب دے
تیرے تشریف گھر لے آئے

چھپر کھجوری تیرا عرشِ معلیٰ ہویا
جبریل تیرے گھر وچ دربان بن کھلویا

شمس و قمر وی رب دے محبوب بردے
تارے فلک دے شہرِ مکہ نوں سجدہ کردے

حضرت حلیمہ تینوں آج مل گیا دلارا
گودی وچ آمنہ دی آیا نورانی تارا

کوٹھے ترے کچے نوں بجلی فلک دی ڈر دی

وا قہر دی حلیمہ تیرے در توں نیں گزر دی

دیکھن اے لال سوہنا کوئی آئے کوئی جائے

ظلمت دی شام ڈھل گئی قیصر اُجالے چھائے

جدوں آمنہ بی بی دا چن چڑھیا

روں آمنہ بی بی دا چن چڑھیا کفر دے ہنیرے دور ہو گئے
 عرب شریف دے نین سارے تے وانگوں کوہ طور ہو گئے

چھے مڑ گئیاں قہر دیاں ہواواں نین
 چل پئیاں اج ٹھنڈیاں ہواواں نین
 خاں سکیاں تے بُو راج آئے تے پھل وی رس پور ہو گئے

ذکر لالہ دا اُچی اُچی کرن تے
 کلمہ میرے سوہنے نبی والا پڑھن تے
 پھل دی مٹھی دے وچ کنکر ویکھو سی مجبور ہو گئے

اُلو شاخاں اُتے پئے سن بولدے

کافر دھیاں نوں سی مٹی وچ رولدے

مان توڑیا اوہناں دا سوہنے آکے جہڑے سی مغرور ہو

ابوبکر تے عمر وی سرکار دے نال

اج وی نہیں سوہنے لدار دے

سوہنے کملی والے آقا دی وی جہڑے سی نظر منظور ہو

کندھاں کفر دیا ہر پاسے ڈھیاں نہیں

ظلم دیاں زنجیراں ٹٹ گئیاں نہیں

شیش محل سی جہڑے دی کافراں دے او سارے چور چور ہو

سدا چلدا سی قہر طوفاناں دا

بُرا حال سی غریب انسان دا

دھیاں جیوندیاں نوں دین والیا دے سی معاف قصور ہو

عورت ظلم داتے جبر دا نشانہ سی
 خانہ کعبہ بنیاں ہويا بتخانہ سی
 بی بی آمنہ دا لعل جدوں آیا تے بت سارے مفرور ہو گئے

ہويا چانن ہر پاسے سرکار دا
 رنگ چڑھ گیا خزاں تے بہار دا
 قیصر بدواں دے دل شا کالے تے سارے نور و نور ہو گئے

درودِ پاک

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

جھوٹی دنیا نال دل لا کے کیوں دل اپنا روگی کرنا
سانوں عرب دے چن دی دید ہوئی اساں چن اسمانی کی کرنا

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

مازاغ دے اکھاں وچ ڈورے سانوں ہور کسے دی کی لوڑاے
اوہنوں رب وی رنج رنج تک دااے اوہدے عرش نیں وی چھے جوڑے

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

اوہدے مکھڑے نوں جہڑا تک لیندا اوہدے جلو یاں دے وچ کھو جاندا
جہڑا ویکھ لوے راہ طیبہ دا اوہ راہ دے وچ کھلو جاندا

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

مناقب

منقبت

تاجدارِ اہل اتی مشکل کشا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

جدوں ناں میں علی دالیناں واں میری ہر مشکل ٹل جاندى اے
میرے دل دی ہنیری نگری وچ حق دی شمع جل جاندى اے

دیوانے علی دے مشکل وچ جدوں نعرۂ حیدری لاوندے نیں
بیڑی طوفان چوں نکل کے تے ساحل اُتے ٹھل جاندى اے

جدوں عاشق عشق چ مک جاندى جدوں مجنوں وانگوں سک جاندى
رحمت دے علی دے دریا چوں آرحمت دی چھل جاندى اے

جدوں کفر دی شمع بجھ جاوے اوہدوں حق دا نور آجاندا اے
جدوں وار علی دا ہو جاوے شب ظلمت وچ ڈھل جاندى اے

جنہوں مولا علی نیں عطا کردے جہدی خالی جھولی نیں بھر دے
جنہوں رہن مہار او اوٹھاں دی اوہدی ساری نسل پل جاندى اے

دُکھ درد مصیبت دا مارا اوہدے ناں دی تسبیح کردا اے
جتنے حیدر حیدر ہندی اے اوتھے مشکل حل ہو جاندی اے

جہڑا دوش نبوت تے یارو پھڑ عرش دا پایا لیندا اے
اوہدا ہتھ جاندا اے عرش ولے پر سوچ حرم ول جاندی اے

جدوں ناں میں علی دا لیناواں میری ہر مشکل ٹل جاندی اے
میرے دل دی ہنیری نگری وچ حق دی شمع جل جاندی اے

دیوانے علی دے مشکل وچ جدوں نعرہ حیدری لاؤندے نیں
بیڑی طوفان چوں نکل تے ساحل اُتے ٹھل جاندی اے

پلہ پھڑ لے قیصر سچیاں دا بن جا حُبار اوہدے بچیاں دا
جہڑی سنگت چنگی ہندی اے اور چنگیاں سنگ رل جاندی اے

مولانا علی دا جشن منا

مولانا علی دا جشن منا تے تیرا بیڑا پار ہوجانا ایس
 علی علی دا ورد پکاتے تیرا بیڑا پار ہوجانا ایس

کر تو تسبیح ناد علی دی یاد علی یاد نبی دی
 ایہہ ذکر وظیفہ لے بناتے تیرا بیڑا پار ہوجانا ایس

چرچا اے ہر تھاں علی دا مشکل ٹالے ناں علی دا
 من علی نوں مشکل کشاتے تیرا بیڑا پار ہوجانا ایس

جے ناں تے لگے مہر علی دی گل بن دی نہیں کسے ولی دی
 توں وی اپنی گل بناتے تیرا بیڑا پار ہوجانا ایس

جناں علی علی کیتا تر گئے خالی جھولیاں اپنیا بھر گئے
 توں وی علی دے در اتے جاتے تیرا بیڑا پار ہوجانا ایس

دم دم علی علی مست قلندر علی علی کر ہر ساہ دے اندر
ہتھوں ناں ویلا توں گنوا تے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایں

علی دے ناں تھیں کنبیا خیر ہر پاسے ہوئی حیدر حیدر
نعرہ مولا علی دا توں وی لاتے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایں

کرم تے تیرے تے رب جلی دا یارا لکھ قصیدہ علی دا
پڑھ کے سب نوں سنا تے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایں

گل من لے اک میری بندیا نجف شریف دا سُر مہ لے آ
وچ اکھیاں دے لے تو سجاتے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایں

سُفنے وچ تیرے آجاون گئے مکھڑا سوہنا علی دکھلا جان گئے
کری جا دن رات دُعاتے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایں

جے مل جاون علی دے جوڑے رہنی تینوں کوئی نیں تھوڑا اے
لویں سر دا تو تاج بنا تے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایں

دم دم علی علی علی علی کہی جا واسطہ حسن حسین دا دئی جا
 علی مولا دی محفل سجاتے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایس

جے آجاوے اوکھا ویلا جے مک جاوے پیسہ دھیلا
 منگ علی دا توں آسراتے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایس

مولا علی دا ناں اسد اللہ دے مکھڑا علی دا یارو وجہہ اللہ اے
 دل دے کاغذ دے لے لکھواتے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایس

علی دے ناں دا لے کے نگینہ لکھ لے اوہدے تے قیصر مدینہ
 ایہنوں مندری دے وچ لے جڑاتے تیرا بیڑا پار ہو جانا ایس

منقبت

شاہِ جیلانی، شہبازِ لامکانی حضرت غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ

جدوں غوثِ پاک داناں لئیے اودوں دُبا بیڑا تر جاندا
او قسم خدا دی نیئیں مردا جہڑا غوث دے بوہے مر جاندا

ولیاں توں جہڑا دور ہو یا او تھاں تھاں تے مجبور ہو یا
جہڑا خدمتگار اے ولیاں دا او ولیاں دے سنگ تر جاندا

او آسے پاسے مڑ دا نیئیں او سدھا ای جنت ٹر جاندا
جہڑا نجف شریف دی وادی دا کردا دیدار گزر جاندا

قم باذنی جے غوث کہوے مردے وی زندہ ہو جاندا
پیا غوث جے شہر خاموشاں توں بس اک وار گزر جاندا

قیصر میراں دے گتے وی شیراں توں بہادر ہوندے نیں
میراں دا قدم تے ولیاں دی گردن تے آکے ٹھہرا جاندا

منقبت

شاہِ جیلانی، شہبازِ لامکانی حضرت غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ

میرے شاہِ غوثِ جیلانی دا دو عالم وچ اجارہ اے
اوہ نہیں مردا جہنے تن میرے میراں توں وارا اے

میرے میراں دے در اُتے کھڑے سائل ہزاراں نیں
اے او در اے کہ جس درتے کروڑاں دا گزارہ اے

او کہہ کے قم باڈنی دوستو مردے اٹھا دیوں
قضا دا تیر مڑ جاندا جے کر دیوں اشارہ اے

قضا طائر تے آئی جد مخاطب سن میرے میراں
جلا کر بولے طائر نوں اے نیں کرنا دوبارہ اے

قدمِ غوثِ الوریٰ دا جد ہندا ولیاں دی گردن تے
چمک اٹھدا اے ولیاں دے مقدر دا ستارہ اے

ولانت اولیاء لیندے میرے غوث الوری کولوں
 بنا غوث الوری ولیاں دا ہندا نیئیں گزارہ اے

جے تک لیندے جمال غوث اعظم فلک دے تارے
 اوہ جھک کے کردے رہندے تیرے قدماں وچ نظارہ اے

پوے مشکل مدد کرنا تیرا کم اے میرے میراں
 اوہدی بگڑی بنا چھڈی جہنے تینوں پکارا اے

سخاوت تیرے گھردی اے صداقت تیرے گھردی اے
 دیدار غوث حج ساڈا اساں ملیا دوارا اے

ترازودے جے اک پلڑے پچ ہوون اولیاء سارے
 قدم ہووے تیرا دو جے پلڑے وچ او بھارا اے

تیری عظمت دا منکر اے جیہڑا اوہ رب دا منکر اے
 جیہڑا تیرا نیئیں اے میراں اوہ پھردا مارا مارا اے

میراوی دل اے چاؤندا اے میں آواں تیرے روضے تے
شہر بغداد ول ٹر دا اے جد کوئی پیارا اے

جنہوں ملدا جدوں ملدا میرے میراں توں ملدا اے
سبھے منگتے اوہدے در دے سنکدر بھاویں دارا اے

قسم رب دی کدے وی اوہ نہیں ہر دا
جیہڑا بازی تیری خاطر زمانے بھر چ ہارا اے

میں اوگنہار نوں درویش لوکاں آکھیا اُس دم
مقدر شاہ جیلانی میرا جس دم سدھارا اے

میںوں لگدا اے میری لکھی گئی اے تقدیر دوبارہ
میں گودی وچہ ساں رحمت دی جدوں آیا ہلارا اے

کروڑاں برکتاں رکھیاں نے ذکر غوث اعظم وچ
اوہ ہر میدان جت جاندا جیہڑا لاوندا اے نعرہ اے

تیرے دربار عالی تے فرشتے سجدہ کر دے نیں
تیرے دربار دا جنت نے وچ نقشہ اُتارا اے

تجلی تیرے روضے دی زمانے بھرتے پیندی اے
تیرا روضہ ملائک نے اتھے آکے سنگھارا۔ اے

مقدر جد لے جاوے گے اسیں وی جا کے دیکھاں گے
تیرے دربار دی مسجد دا ہر روشن مینارہ اے

مریدی لاتخف میراں تیرا فرمان عالی اے
تیرے ہاتھوں نیں کجھ وی خسارہ ای خسارہ اے

اوہ بارہ ورہیاں دی ڈبی بیڑی تار دیندے نے
جے مشکل سرتے آجاوے تے میراں دا سہارا اے

جوہیں دھوبی نوں چھڑوایا نکیراں کولوں اے میراں
ایویں قیصر لئی کہنا اے وی منگتا ہمارا اے

منقبت

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

کوئی کوٹھی نہ بنگلہ نہ کوئی بادشاہ رہناں
میرے داتا دا سکھ حشر تیکر چل دا رہناں

کفر دی ساری طاقت مل کے ایہنوں روک نہیں سکدی
بوہے تے فیض عالم دے سدا میلا لگا رہناں

بہاراں نہیں تیرے روضے تے آکے ڈیرے لائے نہیں
تیرا مرقد سدا پھلاں دے خیمے وچ سجا رہناں

علی ہجویری سارے ناقصاں دے پیر کامل نہیں
اے او ہستی اے جس نے کاملاں دا رہنما رہناں

نگاہواں نال پی کے ٹر دے جاندے ایتھوں مستانے
حشر تک میرے داتا دا ایہہ میخانہ گھلا رہناں

میرے داتا دے صدقے میرا پاکستان سلامت ہے
میرے سرکار دا جھنڈا ہمیشہ جھل دا رہناں

میرے داتا نیں اودوں وی کرم ساڈے تے فرمایا
نہ جس دم اپنا کوئی نہ کسے دا آسرا رہناں

نہ چین سورج نہ تارے قائم و دائم سدا رہنے
زمانے تے میرے گنج بخش دا چانن سدا رہناں

بڑا ہے منفرد انداز اے داتا دے لنگر دا
زمانے توں ایتھوں دا سلسلہ یارو جدا رہناں

مقید نہیں تیری عظمت دے چرچے حشر دے دن تک
حشر توں بعد وی جنت دے وچ چرچا تیرا رہناں

بھلے مانس بڑے معصوم نہیں اے اولیاء اللہ
انہاں بھلیاں نہیں لوکاں دا سدا کردے بھلا رہناں

حشر وچ جنگی سنگت والیاں دیدار کر لینا
جتھے ولیاں نہیں نہیں ہونا اوتھے محشر بپا رہناں

ترے روضے دا گنبد عرش دے پائے نوں چھوندا اے
تصور توں وی اچا تیرا داتا مرتبہ رہناں

میرے خواجہ معین الدین دا فرمان ہے قیصر
سخی داتا پیا نہیں منظرِ نورِ خدا رہناں

عارفانہ کلام

اے باغ دے مالی آجا
 ہويا مندڑا حال چمن دا
 آ آب حیات پلا جا
 بوٹا اُجڑ گیا اے من دا

میرے ڈھولن کرم کماؤ
 ڈبدي نوں بنے لاؤ
 ہن من کے واسطہ آؤ
 تسی والی پاک پتن دا

تیرے ہجر چ دل اے سلگ دا
 جر ستم نیں سکدا جگ دا
 ویلا فجر دا دیگر لگدا
 اڈ نور گیا نینن دا

کوئی شیش محل بناؤندا

کوئی وا تے مصدہ ڈھاؤندا

کوئی چن تے ڈیرا لاؤندا

سب جھگڑا تن من دھن دا

اک واسطہ غوث جلی دا

دوجا واسطہ ابن علی دا

تیجا شہر علی دی گلی دا

کر صدقہ عطا پنختن دا

جیویں کچ وچ تے لعلاں وچ

بے عملاں بے عقلاں وچ

انج فرق اے بے ادباں وچ

جویں نھیرے تے چانن دا

کوئی اُلٹا پوش لہاوے
 کوئی سولی تے چڑھ جاوے
 کوئی نچ نچ یار مناوے
 ہر ترلا یار منن دا

ہر قطرے وچ بکور اے
 اتھے قدم قدم تے طور اے
 سارا اُس دا نور ظہور اے
 ہر رنگ اے یار سجن دا

بن سائل ایس جہاں تے
 قیصر پھر دا تھاں تھاں تے
 دے خواجہ فرید دے ناں تے
 کوئی ذرّہ نور سخن دا

منقبت

منبع علم و عرفاں سرچشمہء ولایت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

آساں دلِ پیچ اُتار لئی تصویر تری صائم
کر دے نے ولی جگ دے توقیر تری صائم

تینوں درد عطا ہويا پنجتن دی محبت دا
ہا ہنجواں تے ہو کے نے جاگیر تری صائم

ترا عشق وی وکھرااے ترا درد وی وکھرااے
رب نے ہے لکھی وکھری تقدیر تری صائم

آساں سُرمہ بنا کے تے اکھیاں وچ پالیے
ہے لحد دی مٹی وی اکسیر ، تری صائم

ترا ساجد لے من موہنا بغداد نون چلیا اے
 آج پوری ہوگئی اے تعبیر تری صائم

آقا نے ہے فرمایا میرا عاشق آیا اے
 ہوگئی اے لحد وچ وی تشہیر تری صائم

سب دیوے ظلمت دے آج قیصر بھگئے نے
 چھا گئی اے ہنیرے تے تنویر تری صائم

اے اُستادی المکرم صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی کے بغداد شریف، کربلا معلیٰ اور نجف
 اشرف روانگی کے وقت لکھی گئی 17.1.2015 بمطابق 25 ربیع الاول شریف

منقبت

تاجدارِ موہڑہ شریف اولیاءِ بادشاہ فاروق نقشبندی مدظلہ العالی

میں ہاں درتے کھڑا اولیاءِ بادشہ

میری بگڑی بنا اولیاءِ بادشہ

سامنے کر کے اکھیاں دے صورت تری

حج آساں کر لیا اولیاءِ بادشہ

جیہڑے کنگال آئے نے درتے ترے

سب نوں دیویں رجا اولیاءِ بادشہ

ترس گئیاں نے اکھیاں تری دید نوں

اپنا مکھڑا دکھا اولیاءِ بادشہ

میرے کوچے کچے دا باہجھوں ترے
کون ہے آسرا اولیاء بادشہ

پیر قاسم تے زاہد دے فیضان تُوں
تُوں ہے ونڈ دا پیا اولیاء بادشہ

آوے اپنا تے بھاویں پرایا کوئی
کر دا سب نوں عطا اولیاء بادشہ

اوندے لکھاں کروڑاں ترے در اُتے
میںوں وی لسو ہلا اولیاء بادشہ

شہنشاہ تے گدا بنھ قطاراں کھڑے
فیض ونڈ دا پیا اولیاء بادشہ

وادئى موہڑہ پاک آئے جیہڑے گدا
بن گئے بادشہ اولیاء بادشہ

تاجاں تھناں دی مینوں کوئی لوڑ نہیں
عشق دی خیر پا اولیاء بادشہ

اپنے قیصر نوں بحر ولایت چوں آج
کردے قطرہ عطا اولیاء بادشہ

شانِ مُرشد

صدقے واری جاواں مرشد آجاویں
دُب چلی اے بیڑی بنے لا جاویں

درد وچھوڑا دل نوں کھائی جاندا اے
آجاویں تے دل دا روگ مٹا جاویں

تیرے ہتھ دے وچ سبھے تقدیراں نیں
بے لیکھی دے سٹے لیکھ جگا جاویں

مدت توں اُمید اے لائی پھر دا اے
مر جاوے تے قیصر نوں دفنا جاویں

منقبت

پیر طریقت سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

رنگلا اے بنگلہ سوئے سید شبیر دا

دھولر شریف چہ روضہ پیراں دے پیر دا

غوث ابدال قلندر گاؤندے نیں ترے سہرے

تیرے ہتھاں وچ ہتھ اے روشن ضمیر دا

سورج تے تارے تیرے دروی زیارت کردے

چن وی نظارہ کردا تیری تصویر دا

ایتھے نیں رہنا کوئی وڈیاں جاگیراں والا

پرچم لہراؤندا رہنا تیری توقیر دا

سید منیر دا صدقہ حاجی دیگر دا صدقہ
کاسہ اج بھردے احمد یار فقیر دا

سید مشتاق دی جد وی مینوں زیارت ہندی
پیندا بھلیکھا مینوں تیری تصویر دا

سید شبیر تے شبر عبدالرسول تے طاہر
سب وچ اے جلوہ دسدا تری توقیر دا

در تے بلاؤ میں وی آواں دھالاں پاؤندا
دکھ نئیوں جھلیا جاندا ہجران دا

مرشد دے روضے اُتے درواں دیا ماریا آجا
ٹٹ جانا زور اے سارا غم دی زنجیر دا

دستِ مبارک دے نال آپے عطا نے کر دے
ہر نسخہ ایتھوں ملدا مٹی اکسیر دا

خالی نہیں مڑدا جہڑا سائیاں دے درتے آوے
ملدا خزانہ ایتھوں ربِ قدیر دا

مرشد دے درتے جہڑا آوے ناں خالی جاوے
اوہدے تے کرم ہو جاندا سوہنے دلگیر دا

دھماں پیاں انوارِ دائمِ الحضورِ دیاں
سیدِ مشتاقِ نہیں کم اے کیتا اخیر دا

میرے مرشد دا حکم جے راوی دریا نوں ہووے
ریلا مڑ جاندا کچھے دریا دے نیر دا

بجلی آسمانی اتھے جھاتی نہ ڈر دی پاوے
 روضہ اقدس تیرا بقعہ تنویر دا

فیضِ مجددِ اتھے فیضِ جیلانی اتھے
 ایتھوں ای فیضِ اے ملدا سیدِ نذیر دا

سیدِ شبیر دے گھر دے قیصرِ نین نور دا پیکر
 جوہر وی نوری ہندا نوری خمیر دا

منقبت

شیخ الاسلام مذہبی سکالر ڈاکٹر طاہر القادری مدظلہ العالی

جس دل تے طاہر نظر کرے او دل ویران نہیں ہوسکدا
میرے طاہر دے دیوانے دا برباد ایمان نہیں ہوسکدا

طاہر دا دیوانہ جگ سارا اے رب دے یار دا اے پیارا
جیہڑا اس دا جانی دشمن این اہل ایمان نہیں ہوسکدا

ساڈے سر تے طاہر دا سایہ ساڈا طاہر جگ دا سرمایا
در چھڈ دیئے اسپیں طاہر دا ایڈانیر طوفاں نہیں ہوسکدا

ایہدا رستہ دینِ ثمنین دا اے قرآنِ مبین متین دا اے
جُز طاہرتوں کسے ہو رو تے ساڈا کدے دھیان نہیں ہوسکدا

جیہڑا بوہا مل اے ولیاں دا حیوان وی جنتی ہو جاندا
 جیہڑا بندہ ولیاں دا دشمن ہرگز انسان نہیں ہو سکدا

کی سوچ دے او اے دیوانو طاہر دے مشن دے نال چلو
 راہ قیصر جنت جاؤن دا اس توں آسان نہیں ہو سکدا

منقبت

شیخ ابوانیس صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

میرا سوہنا صوفی برکت ولیاں دا پیشوا اے
ونڈ دا اے فیض جگ نوں شاہواں دا بادشاہ اے

جیہڑا شیخ دا دیوانہ ولیاں دا اوہ ولی اے
ذاکر ہے میرے رب دا کر دا علی علی اے
خیرات ونڈ جگ تے میرے شیخ دا گدا اے

ٹٹے ہوئے دلاں مُرشد نے جوڑیا اے
جیہڑا وی آیا در تے خالی نہ موڑیا اے
اپنا بھاویں پرایا گل نال لالیا اے

میرے شیخ دا وظیفہ یا حی یا قیوم ایں
 ایہہ ورد سُن دے پئے نے سَمس و قمر نجوم ایں
 آساں اے ذکر پکا کے مولا نوں پا لیا اے

ایتھے نہ کوئی چندہ ایتھے نہ کوئی گلّا
 اِس درتے ہندی پئی اے ہر ویلے اللہ اللہ
 میرے شیخ نوں خزانہ رحمت دا مل گیا اے

مُرشد نے مُردہ دِل وی اہل نظر بنائے
 یا کریم ورد دس کے سُتے ہوئے جگائے
 عاصی تے پائی جھاتی ابدال ہو گیا اے

میرا لاڈلہ سخی اے پیارا ابو انیس اے
 جس نے نوایا قیصر صابر دے درتے سیس اے
 اوہدی شان کی میں دساں سب توں جیہڑا جُدا اے

حمدِ باری تعالیٰ پر مشتمل کتاب

حمدِ ربِ کریمِ رہو

عبدالستار قیصر

غیر منقوٹ حمدِ باری تعالیٰ پر مشتمل کتاب

حمد

عبدالستار قیصر

پشتی کتب خانہ

ارشاد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد سٹا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

0300 7681230 0300 6674752

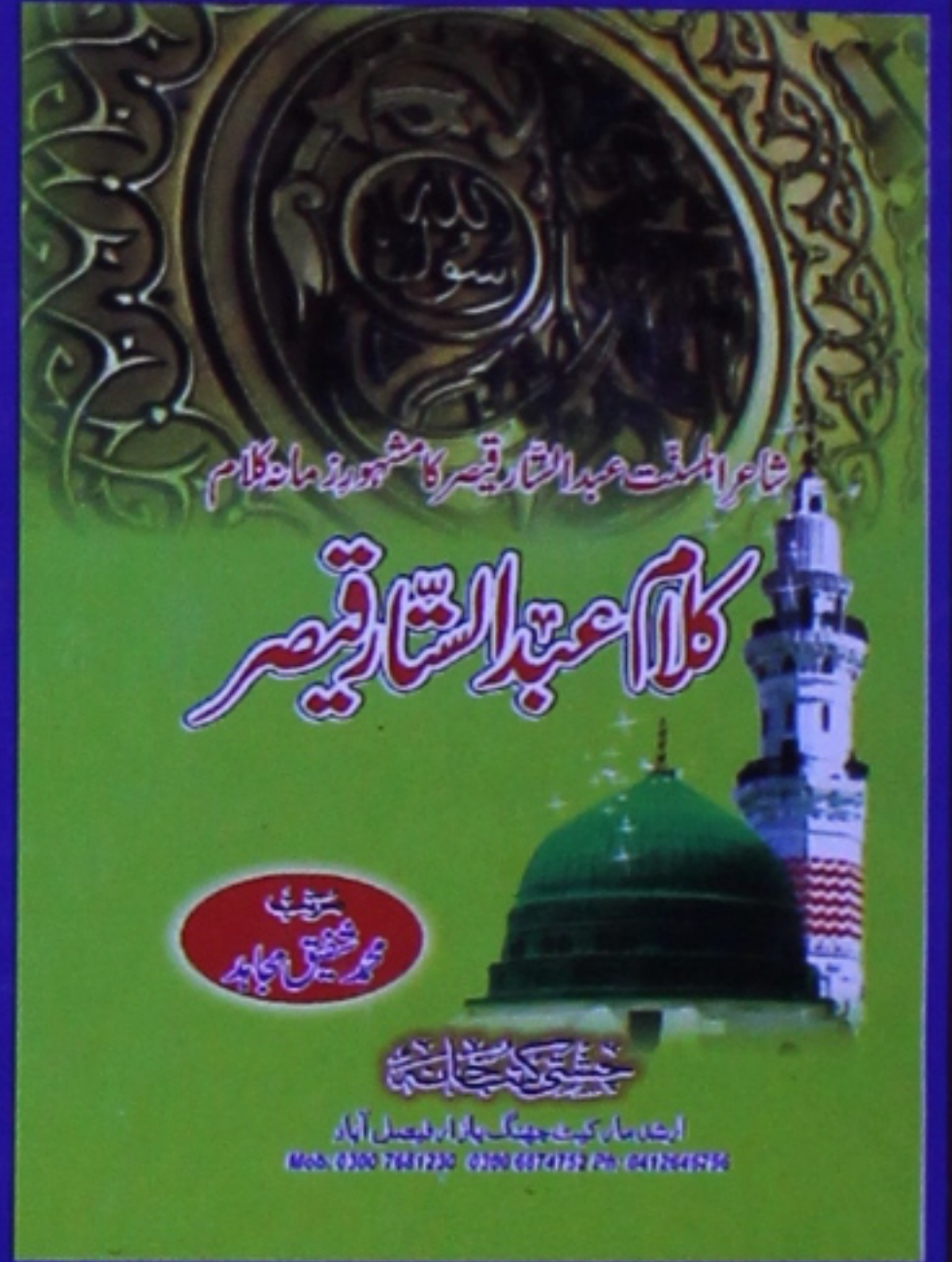
نعت و منقبت کا حسین مجموعہ

بہارِ نسبت

عبدالشارقیہ



چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300 7681230 0300 6674752



نعت و منقبت کا حسین مجموعہ

کلام عبدالشارقیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
Mob: 0300 7681230 0300 6674752 Fax: 041244194



2015

اے موزیوں کی واقتوریا
تیرے شہر دریاں کیا باتاں میں
محمد صابر نقیبی

محمد صابر نقیبی

(+92)0342 1010151



چشتی کتب خانہ

تہلیاتِ ہیرا

عبدالشارقیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
چشتی کتب خانہ

چشتی کتب خانہ

0300 7681230

0300 6674752